Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2006

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 55

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین:
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 33

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

21 رجب 1427 ہجری 17 ظہور 1385 ہش 17 اگست 2006ء

اخبار احمدیہ

قادیان 12 راگست (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ کل حضور نے بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور دُعاؤں کی قبولیت اور شرائط و برکات کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی، درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔
اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو۔ جن سے تم محبت کرتے ہو

ارشاد باری تعالیٰ

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون وما تنفقوا من شیء فان اللہ به علیم   (ال عمران:۹۳)

ترجمہ: تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اسکو خوب جانتا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆...... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک انفاق فی سبیل اللہ کرنے والا اللہ کی راہ میں خرچ کئے ہوئے اپنے مال کے سایہ میں رہے گا''   (مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۱۴۸)

☆...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دی اور اللہ تعالیٰ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اسے بڑھاتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی جس طرح تم میں سے کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ ایک بڑا جانور بن جاتا ہے۔
(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ من کسب طیب)

☆...... حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔   (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب انفاق المال فی حقہ)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

''میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا جو اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے''   (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۹۸)

قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجالاوے مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں چاہئے دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا رسول کریم ﷺ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے''   (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۵۸ الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

''میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے اس معرفت کی آپکو اور آپ کی ذریت کو نہایت ضرورت ہے سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے ان علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں''
(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۱۶)

115واں جلسہ سالانہ قادیان 2006ء

مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 115ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2006ء (بروز منگل، بدھ، جمعرات) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت:: جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 18ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز جمعہ منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔   (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

یاددھانی

ازمحمد انعام غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے ہر مومن کو یہ حکم فرماتا ہے فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى (سورہ الاعلیٰ آیت ۱۰۔۱۱) پس نصیحت کرتا رہ نصیحت بہرحال فائدہ پہنچاتی ہے۔ اور وہ شخص نصیحت سے ضرور فائدہ اٹھائے گا جو (خدا سے) ڈرتا ہے۔

روحانی سلسلوں کی ترقیات کا تمام دارومدار وعظ ونصیحت اور پُرخلوص دعاؤں پر ہے اور یہ ذرائع اسی وقت نتیجہ خیز ہو سکتے ہیں جب اس سلسلہ سے جڑے ہوئے افراد کے اندر اللہ کا خوف ہو اللہ کے رسول کا احترام اور محبت ہو اسی طرح اللہ کے رسول کے خلفاء عظام اور نظام سلسلہ کی قدر ہو اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب انکے دل میں تقویٰ اور پاکیزگی خون کی گردش کے ساتھ گردش کر رہی ہو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اصل تو دل کا واعظ بیدار ہونا چاہئے کیونکہ اگر یہ نہ ہو تو بیرونی واعظ کی نصیحت کارگر نہیں ہو سکتی اس لحاظ سے ہر نصیحت کا بڑا مقصد یہی ہونا چاہئے کہ دل کے واعظ کو بیدار کرنے کی کوشش کی جائے کہنے کو یہ بہت آسان نسخہ ہے مگر استعمال کرنے اور کرانے والے کی سچائی اور عزم وہمت کو چیلنج کرتا ہے!

اس تمہید کا مقصد عہدیداران اور احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو ان امور کی یاددہانی کروانا ہے جن کی طرف ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اولین اور تاریخی سفر قادیان کے دوران توجہ دلائی تھی۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بابرکت قیام کے دوران قادیان دارالامان میں پانچ خطبات جمعہ (مورخہ ۱۶/۲۳/۳۰/دسمبر ۲۰۰۵ء اور ۶/۱۳/جنوری ۲۰۰۶ء اور ایک خطبہ عیدالاضحیٰ (مورخہ ۱۱/جنوری ۲۰۰۶ء) اور جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر ۲۶/دسمبر کو افتتاحی خطاب اور ۲۷ دسمبر کو مستورات سے خطاب اور ۲۸/دسمبر کو اختتامی خطاب سے نوازا اور ۲۹/دسمبر کو مجلس شوریٰ میں ہدایات اور نصائح فرمائیں انکے علاوہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مجلس انصار اللہ بھارت لجنہ اماء اللہ بھارت کی عاملہ کے ساتھ میٹنگز کرکے انکی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے آئندہ کے لئے ضروری ہدایات سے نوازا مبلغین کرام اور جامعہ احمدیہ و جامعۃ المبشرین کے اساتذہ وطلباء کے ساتھ ملاقات کرکے ان کے مقام اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی واقفین نو اور واقفات نو کی کلاسیں لیں اور انکی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے نصائح فرمائیں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی مجلس عاملہ کے ساتھ ملاقات کرکے تفصیلی ہدایات دیں پھر مرکزی انجمنوں (صدر انجمن احمدیہ انجمن تحریک جدید انجمن وقف جدید) کے ممبران کے ساتھ ملاقات فرمائی اور اہم ہدایات صادر فرمائیں۔

غرض کہ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے ہر فورم اور ہر تنظیم کی عاملہ کو ملاقات کے شرف سے نوازا اور انکی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے تفصیلی ہدایات دیں۔

اب ضرورت ہے اس امر کی کہ ہر فورم اور ہر تنظیم جائزہ لے کہ گذشتہ چھ ماہ کے دوران حضور انور کی ہدایات پر ہم کس حد تک عملدرآمد کرنے میں کامیاب ہو سکے ہیں پہلے تو حضور انور کی ہدایات کو مستحضر اور تازہ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ جب تک یہ یاد نہ ہو کہ ہم نے کرنا کیا ہے تب تک عملی کاروائی ممکن نہیں ہے لہذا عہدیداران کرام اور احباب جماعت کو چاہئے کہ حضور انور کے وہ خطبات اور خطابات اور ملاقاتوں کے دوران ارشاد فرمودہ ہدایات کو پڑھ کر تازہ کریں اور پھر اپنا محاسبہ کریں کہ ہمارا قدم کتنا آگے بڑھا ہے اس میں شک نہیں کہ ہر احمدی خواہ وہ کوئی عہدیدار ہے یا عام فرد جماعت ہے اپنے پیارے امام کے ساتھ بہت محبت اور عقیدت رکھتا ہے اور اطاعت کے جذبہ سے سرشار ہے لیکن محض زبانی عقیدت اور جذبہ اطاعت سے نتائج ظاہر نہیں ہو سکتے ہاں نیت کا ثواب مل سکتا ہے لیکن نتائج اور برکات تو تبھی حاصل ہو سکتی ہیں جب ہمارا جذبۂ اطاعت عمل کے سانچے میں ڈھلے گا۔ اور ہم قوت عمل کو اپنی تمام استعدادوں کے ساتھ کام میں لائیں گے۔ اس کے لئے دعائیں کرنے کی ضرورت ہے اور جائزے لینے کی ضرورت ہے اور نتائج پر نظر کرنے کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق عطا فرمائے

نظارت اصلاح وارشاد کا جہاں تک تعلق ہے حضور انور نے اس طرف خصوصیت سے توجہ دلائی تھی کہ جماعتوں میں جو باہم جھگڑے اور ناراضگیاں پیدا ہو رہی ہیں اور بدرسوم رائج ہو رہی ہیں ان کو دور کرنے کی مؤثر کوشش ہونی چاہئے حضور انور نے اس غرض سے جماعتوں میں اصلاحی کمیٹیاں قائم کرنے کی ہدایت فرمائی تھی جو سیکرٹری اصلاح وارشاد، مقامی مبلغ، قائد خدام الاحمدیہ، زعیم انصار اللہ اور صدر لجنہ اماء اللہ پانچ ممبران پر مشتمل ہو (صدر لجنہ اماء اللہ سے صرف عورتوں کے معاملات میں مشورہ کرنے کی ہدایت ہے ہر میٹنگ میں انہیں شامل کرنے سے منع فرمایا ہے)

بعض جماعتوں کی طرف سے اصلاحی کمیٹیوں کے ممبران کے نام نظارت اصلاح وارشاد میں موصول ہوئے ہیں لیکن ابھی اکثر جماعتوں سے موصول نہیں ہوئے ہیں اور یہ نظر آرہا ہے کہ ابھی عملی طور پر یہ کمیٹیاں فعال نہیں ہوئی ہیں لہذا ضروری ہے کہ مقامی امیر/صدر صاحب جماعت فوری طور پر اصلاحی کمیٹی کو فعال کریں اور نزاعی معاملات اور دیگر اصلاح طلب امور اس کمیٹی کے سپرد کریں انشاء اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں بہت سے مسائل مقامی طور پر حل ہو سکتے ہیں اور صورتحال کے بگڑنے اور تعزیری کاروائی تک نوبت پہنچنے سے پہلے ان پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

مبلغین کرام کو حضور انور نے جو بیش قیمت نصائح فرمائیں اور معین ہدایات دی تھیں جو بعض انکی ذاتی شخصیت کو مفید وجود بنانے کے سلسلے میں تھیں اور بعض جماعت کی تعلیم اور اصلاح وتربیت کے متعلق تھیں یہاں ان کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں موقعہ پر انہوں نے نوٹ کرلیں تھیں نیز مرکز کی طرف سے بھی ان کو تفصیل فراہم کی جا چکی ہے لہذا تمام مبلغین ومعلمین کرام سے گزارش ہے کہ وہ حضور انور کی جملہ ہدایات کو مستحضر کریں اور جائزہ لیں کہ کس حد تک عملدرآمد ہو رہا ہے اور ابھی کس حد تک کمی ہے جس کو دور کرنا ہے۔

☆...... معلمین کرام کیلئے حسب ہدایت حضور انور ریفریشر کورس تجویز کرکے تفصیل بھجوادی گئی ہے نیز اخبار بدر کی اشاعت 27 جولائی شمارہ نمبر 30) میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کی تیاری کرتے رہیں انشاء اللہ پہلے سمسٹر کا امتحان ماہ اکتوبر 2006ء کی 29 تاریخ کو ہونا ہے۔

☆...... رابطہ بیعت کے سلسلہ میں حضور انور نے معین ہدایات صادر فرمائی ہوئی ہیں کہ جو نومبائعین مخالفت یا عدم رابطہ کی وجہ سے گم ہو چکے ہیں اُن کو تلاش کیا جائے اور رابطوں کو بحال کیا جائے۔ اس کے لئے حضور انور نے جو منصوبہ بندی کمیٹی مقرر فرمائی ہے اُس کے تحت ناظر صاحبان صوبوں کے دورے کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سلسلہ میں اچھے نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ لیکن اس مہم کو پورے طور پر کامیاب بنانے کیلئے پرانے اور نئے فعال احمدیوں میں سے واقفین عارضی کی خدمات کی ضرورت ہے چنانچہ مکرم مولانا منیر احمد خادم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی اخبار بدر کی اشاعتوں میں اپنے سلسلہ وار مضامین کے ذریعے اس بارے میں موثر رنگ میں توجہ دلا رہے ہیں جملہ عہدیداران کرام اور مبلغین ومعلمین کرام کو اس سلسلہ میں خصوصی تعاون کرنے کی ضرورت ہے۔

اس نوعیت کی باتیں تو بہت ہیں۔ مقصد صرف یہ ہے کہ ایک عمومی نوٹ کے ذریعے حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت دورے اور آپ کی زریں نصائح اور ہدایات کے حوالے سے عہدیداران اور احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو قرآنی حکم کے مطابق یاددہانی کروادی جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہمارے دل کے واعظ کو بیدار کرے اور پھر زندہ رکھے اور ہمارے جذبہ اطاعت کے ساتھ قوت عمل کو بڑھاتا رہے تاکہ ہم اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منشاء کے مطابق اپنی کوششوں کو تیز کریں اور دینی ودنیاوی برکات کو حاصل کرنے والے بنیں۔ اللھم آمین۔

نوٹ: امراء، صدر صاحبان اور مبلغین وسرکل انچارج صاحبان سے گزارش ہے کہ اس یاددہانی پر مشتمل نوٹ کی فوٹو کاپی کرکے متعلقہ دوستوں تک پہنچائیں اور ثواب حاصل کریں۔ ☆

میری حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

اخبار بدر کا جلسہ سالانہ نمبر زیر تیاری ہے قارئین کرام سے درخواست ہے کہ مندرجہ بالا عنوان پر فل سکیپ کے ایک صفحہ پر مشتمل اپنے تاثرات قلمبند کرکے ادارہ بدر کو 30 ستمبر تک بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ احباب ومستورات کے علاوہ بچے بھی اپنے تاثرات بھجوا سکتے ہیں۔ (ادارہ)

کیا آپ کی جماعت میں ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد ہو گیا ہے؟

بھارت کی تمام جماعتوں میں جولائی کے پہلے ہفتہ میں ہفتہ قرآن مجید مقرر تھا الحمدللہ کہ اکثر جماعتوں نے بروقت ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد کرکے اپنی رپورٹیں ارسال کی ہیں بعض جماعتیں اپنی سہولت کے مطابق ماہ اگست میں یہ ہفتہ منا رہی ہیں۔ جن جماعتوں میں تاحال ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد نہیں ہو سکا وہ اس تعلق میں توجہ فرمائیں تمام صدر صاحبان سرکل انچارج صاحبان مبلغین ومعلمین کرام اس طرف خصوصی توجہ دیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی)

2 and 3 Bed Rooms Flat

Independant House

All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Flat Available

Contact : **Deco Builders**

Shop No. 16, EMR Complex

Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ جرمنی کو مساجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور ہر سال کم سے کم پانچ مساجد تعمیر کرنے کی تحریک

جرمنی انشاء اللہ تعالیٰ یورپ کا پہلا ملک ہوگا جہاں کے سوشہروں یا قصبوں میں ہماری مساجد کے روشن مینار نظر آئیں گے اور جس کے ذریعہ سے اللہ کا نام اس علاقے کی فضاؤں میں گونجے گا۔

اپنی حالتوں کو درست کرنے کے بعد، اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کے بعد، اپنی مسجدوں کو پیار و محبت کا نشان بنانے کے بعد، جس سے اللہ تعالیٰ کی توحید کے پیغام کے ساتھ پیار و محبت کا پیغام ہر طرف پھیلانے کا نعرہ بلند ہو، احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو اپنے علاقے کے ہر شخص تک پہنچادیں۔ یہی پیغام ہے جس سے دنیا کا امن اور سکون وابستہ ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 16 / جون 2006ء بمطابق 16 / احسان 1385 ہجری شمسی بمقام بیت السبوح۔ فرینکفورٹ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰى أُولٰٓئِكَ أَنْ يَكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ﴾ (سورۃ التوبۃ:18)

اس وقت میں آپ کے سامنے دو باتیں رکھنا چاہتا ہوں، توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ان میں سے پہلی بات تو مساجد کی تعمیر کے بارہ میں ہے۔ جماعت جرمنی کے سپرد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک کام کیا تھا اور اس بات کا اظہار فرمایا تھا کہ اتنے سالوں میں (چند سال کا معین ٹارگٹ دیا گیا تھا)، 100 مساجد تعمیر کرنی ہیں۔ اور یہ پہلا ٹارگٹ 1989ء میں دیا تھا اور میرا خیال ہے کہ اس وقت یہ ٹارگٹ جماعت جرمنی کے افراد کی تعداد اور ان کی استطاعت کا اندازہ لگا کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے دیا تھا کہ دس سال میں سو مساجد بنانی ہیں۔ بہرحال جب ایک عرصہ گزر گیا اور یہ ٹارگٹ پورا نہ ہوا۔ یا اس کی طرف اُس طرح پیشرفت نہ ہوئی جس کی اُنہیں توقع تھی تو پھر 1997ء کے جلسے میں انہوں نے اس طرف توجہ دلائی۔ جس کے بعد پھر کچھ تیزی پیدا ہوئی اور چند مساجد بنیں یا سنٹر خریدے گئے۔ پھر 2003ء میں جب مَیں پہلی دفعہ یہاں جلسہ پر یا تو امیر صاحب نے چند مساجد کا افتتاح مجھ سے کروایا۔ اس وقت مَیں نے امیر صاحب کو کہا تھا کہ آئندہ جب مَیں آؤں تو کم از کم پانچ مساجد تیار ہوں۔ یا جتنی جلدی آپ پانچ مساجد تیار کرلیں گے اس وقت مَیں اپنا جرمنی کا دورہ رکھ لوں گا۔ بہرحال یہ کام اب تیزی سے جاری رہنا چاہئے۔ تو بہرحال جماعت جرمنی نے اس طرف پھر توجہ کی اور نتیجۃً جب مَیں 2004ء کے جلسے پر آیا تو پانچ مساجد کا افتتاح ہوا۔

بعض لوگوں میں یہ سوچ پیدا ہو رہی ہے کہ یہ ٹارگٹ بہت بڑا ہے، اس کو ہم پورا نہیں کر سکتے تو اس وجہ سے بلاوجہ کی ہماری سبکی ہو رہی ہے اور ان کے خیال میں میری نظر سے جماعت جرمنی گر رہی ہے۔ یہ بالکل غلط سوچ اور خیال ہے۔ مسجد کی تعمیر کا جو ٹارگٹ آپ کو دیا گیا، جس کو آپ نے قبول کرلیا اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں، اور اسے پورا کرنا چاہئے۔ ہر سال 10 مساجد کی تعمیر کی بجائے مَیں نے ہر سال 5 مساجد کی تعمیر کا جو ٹارگٹ دیا ہے، اس کو پورا کریں۔ یہ کہہ کر کہ مساجد کی تعمیر بہت مشکل کام ہے اس سے بہرحال آپ نے پیچھے نہیں ہٹنا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مومن کی یہ شان نہیں ہے۔ اگر ٹارگٹ سامنے نہیں رکھیں گے تو پھر آپ لوگ بالکل ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ یہ سوچ جو پیدا ہو رہی ہے کہ جو رقم جمع ہوئی ہے یا ہو رہی ہے اس سے مسجد کی بجائے کچھ اور منصوبے شروع کئے جائیں جس سے جماعت کو زیادہ فائدہ ہوگا۔ یہ بالکل غلط خیال ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد ہمیں ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ جہاں تم جماعت کی ترقی چاہتے ہو وہاں مسجد کی تعمیر کر دو۔ الفاظ میرے ہیں، کم و بیش مفہوم یہی ہے۔ تو اگر اس سوچ کے ساتھ مسجدیں بنائیں گے کہ آج اسلام کا نام روشن کرنے کے لئے اور آج اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلانے کے لئے ہم نے ہی قربانیاں کرنی ہیں اور کوشش کرنی ہے تو اللہ تعالیٰ بھی مدد فرمائے گا، اور ہمیشہ فرماتا ہے، فرماتا رہا ہے۔ اور اس وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے بھی ہوتے ہیں، اس کے فضل کے نظارے بھی ہم دیکھتے ہیں۔ اگر یہ دعا کریں گے کہ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا﴾ (البقرۃ:128) اے ہمارے رب ہماری طرف سے اسے قبول کر لے جو بھی قربانی کی جا رہی ہے۔ تو یقیناً یہ دعا کبھی ضائع نہ ہوگی۔ اور آپ کو اپنا یہ خیال خود بخود غلط معلوم ہوگا کہ مسجدوں کے منصوبوں کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ کچھ اور منصوبے ہمیں کرنے چاہئیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا صرف جوش دلانے کے لئے نہیں تھا بلکہ ایک درد تھا، ایک تڑپ تھی، ایک خواہش تھی کہ دنیا میں اسلام کا بول بالا کرنے کے لئے اور اسلام کی خوبصورت تعلیم پھیلانے کے لئے مساجد کی تعمیر کی جائے۔ جب آپ نے یہ ارشاد فرمایا آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہندوستان میں مسجدیں تعمیر نہ کرو یا فلاں علاقے میں نہ کرو، بلکہ ہر جگہ مسجدیں تعمیر کرنے کا آپ نے اظہار فرمایا تھا۔ حالانکہ اس وقت بھی ہندوستان میں مسجدیں بنائی جا رہی تھیں اور آج بھی بنائی جا رہی ہیں۔ لیکن یہ جو مسجدیں جماعت احمدیہ کے علاوہ کہیں بنائی جاتی ہیں یا موجود ہیں یہ مسجدیں اس زمانے کے امام کا انکار کرنے والوں کی ہیں اور انکار کرنے والوں کی طرف سے بنائی جا رہی ہیں۔ تقویٰ پر بنیاد رکھتے ہوئے نہیں بنائی جا رہی ہوتیں۔ یہ اس لئے بنائی گئی تھیں، بنائی جا رہی تھیں اور بنائی جا رہی ہیں کہ فلاں فرقے کی مسجد اتنی خوبصورت ہے اور اتنی بڑی ہے ہم نے بھی اس سے بہتر مسجد بنانی ہے یا اور بہت سی مساجد کے اماموں کی ذاتی دلچسپیاں ہیں جن کی وجہ سے مسجدیں بڑی بنائی جاتی ہیں۔ جن کو مجھے اس وقت چھیڑنے کی ضرورت نہیں۔

لیکن جماعت احمدیہ کی جو مسجد بنتی ہے۔ وہ نہ تو دنیا دکھاوے کے لئے بنتی ہے اور نہ دنیا دکھاوے کے لئے بنی چاہئے۔ وہ تو قربانیاں کرتے ہوئے قربانیاں کرنے والوں کی طرف سے بنائی جانے والی ہونی چاہئے۔ اور اس تصور، اس دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی جاتی ہے اور کی جانی چاہئے کہ اے اللہ اسے قبول فرمالے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کو آباد کرنے والے بھی ہوں اور ان لوگوں میں شامل ہوں جن کے بارے میں تُو فرما چکا ہے کہ یہ آیت جس کی مَیں نے تلاوت کی ہے کہ ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ اللہ کی مساجد تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر ایمان لائے۔ اور پھر ﴿وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ﴾ اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے۔ ﴿وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ﴾ اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ ﴿فَعَسٰى أُولٰٓئِكَ أَنْ يَكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ﴾ (سورۃ التوبۃ:18) پس قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کئے جائیں۔

پس ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ ہمیں کامل مومن بندہ بنا کیونکہ مومن بننا بھی تیرے فضلوں پر ہی منحصر ہے، تیرے فضلوں پر ہی موقوف ہے۔ آخرت پر ہمارا ایمان یقینی ہو۔ جب تیرے حضور حاضر ہوں تو یہ خوشخبری سنیں کہ ہم نے مسجدیں تیری خاطر بنائی تھیں۔ تیری عبادت ہر وقت ہمیشہ ہمارے پیش نظر تھی اور تیرے دین کا پیغام دنیا تک پہنچانا ہمارے مقاصد میں سے تھا۔ پس اسی لئے ہم مسجدیں بناتے ہیں اور بناتے رہے ہیں اور اسی وجہ سے ہم نمازوں کی طرف توجہ دیتے رہے۔ کوئی نام نمود، کوئی دنیا کا دکھاوا ہمارا مقصد نہ تھا۔ اے اللہ

ہماری تمام مالی قربانیاں تیری خاطر تھیں کہ تیرا نام دنیا کے کونے کونے میں پہنچے اور تیرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں سربلند ہو۔ اور تیرا تقویٰ ہمارے دلوں میں اور ہماری نسلوں کے دلوں میں قائم ہو اور ہمیشہ قائم رہے۔ تو نے ہمیں ہدایت دی کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا۔ اس کو ماننے کی ہمیں توفیق عطا فرمائی۔ جس کو تُو نے اس زمانے میں دوبارہ دین اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ پس ہماری کمزوریوں اور غلطیوں کی وجہ سے اس ہدایت سے ہمیں محروم نہ کر دینا بلکہ خود ہمیں ہدایت دیئے رکھنا۔ خود ہمیں سیدھے راستے پر چلائے رکھنا۔ اے اللہ تُو دعاؤں کو سننے والا اور دلوں کا حال جاننے والا ہے۔ ہماری ان عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کو سن، ہماری اس نیک نیت کا بدلہ عطا فرما جو ان مساجد کی تعمیر کے پیچھے کارفرما ہے کہ تیرا نام دنیا کے اس علاقے میں بھی ظاہر ہو جہاں ہم مسجد تعمیر کرنے جا رہے ہیں۔ ہماری نیتیں تیرے سامنے ہیں تُو ہمارے دلوں کا حال جانتا ہے تو ہماری پاتال تک سے بھی واقف ہے۔ تُو وہ بھی جانتا ہے جس کا ہمیں علم نہیں۔ پس ہمیں اپنا قرب عطا فرما اور ہمیں مزید مسجدیں بنانے کی توفیق دیتا چلا جا اور ہم پر اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد صادق فرما کہ جو شخص اللہ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے اللہ بھی اس کے لئے جنت میں اُس جیسا گھر تعمیر کرتا ہے۔ پس تو ہمیں حقیقی مومنوں میں شمار فرما۔

آج احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے عموماً ایسی سوچ کے ساتھ مسجد تعمیر کرتے ہیں اور مسجد کی تعمیر کے لئے مالی قربانیاں دیتے ہیں، اور مسجدوں کو آباد رکھتے ہیں۔ لیکن بعض کمزور بھی ہوتے ہیں جو مالی قربانیاں تو دے دیتے ہیں لیکن مسجدوں کو آباد کرنے میں ان سے سستی ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے بھی ہر احمدی کو خاص کوشش کرنی چاہئے، ہر انتظام کو خاص کوشش کرنی چاہئے۔

یہ کہنا کہ فلاں شہر میں مسجد اتنی دور ہے، شہر سے دور بنی ہوئی ہے، اس لئے آبادی مشکل ہے۔ یہ سب نفس کے بہانے ہیں۔ اگر ارادہ ہو اور نیت نیک ہو تو آج یہاں ہر ایک کو اس ملک میں اور مغربی ممالک میں سواری میسر ہے، جس پر آسانی سے مسجد میں جا سکتے ہیں۔ بہانے تلاش کرنے ہیں تو سو بہانے مل جاتے ہیں۔ مثلاً ایک لکھنے والے نے مجھے لکھا کہ جرمنی میں ہماری جو مسجدیں بن رہی ہیں وہ آبادی سے باہر بن رہی ہیں، کمرشل ایریا یا انڈسٹریل ایریا ہے وہاں بن رہی ہیں۔ کیا جماعت جرمنی، یا جو بھی مسجدیں بنانے والی کمیٹی ہے، وہ وہاں کے رہنے والے جرمنوں کے لئے مسجدیں بنا رہی ہے یا احمدیوں کے لئے بنا رہی ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں اللہ سے امید رکھنی چاہئے اور دعا کرنی چاہئے۔ جو پہلے بھی میں نے بتائی ہے کہ ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا﴾ کہ اے اللہ اس قربانی کو قبول فرما۔ ﴿اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾ (البقرۃ:128) تو دعاؤں کو سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔ ہماری نیت یہ ہے کہ مسجدیں بنانے سے ہماری عبادتوں میں بھی باقاعدگی پیدا ہو اور یہ مسجد یہاں تیرے مسیح کی خواہش کے مطابق احمدیت کی تبلیغ کا ذریعہ بھی بنے۔ اس کے لئے ہماری دعاؤں کو سنتے ہوئے، ہماری قربانی کو قبول کرتے ہوئے اس مسجد کے اردگرد ہمیں اس قوم میں سے بھی نمازی عطا فرما دے، تو اللہ تعالیٰ یقیناً ایسی دعاؤں کو سنتا ہے۔ کوشش یہ ہونی چاہئے کہ مسجدیں تعمیر ہوں اور پھر اس کو آباد رکھنے کی بھی پوری کوشش ہو۔ آپ لوگ نیک نیتی سے مسجدیں بناتے چلے جائیں گے تو آبادیاں خود بخود وہاں پہنچ جائیں گی۔ اب مسجد فضل لندن کو دیکھ لیں اس وقت کے مبلغ نے یا شاید کسی احمدی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لکھا کہ بہت دور جگہ ہے۔ یہاں کوئی نہیں آئے گا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا نہیں جو جگہ مل گئی ہے یہ ٹھیک ہے یہیں بنائیں۔ آج دیکھ لیں جو مسجد فضل لندن کی یہ جگہ ہے، کس طرح آباد ہے۔ یہ علاقہ رہائش کے لحاظ سے بھی مہنگے علاقوں میں شمار ہوتا ہے۔ پھر آسٹریلیا میں سڈنی میں مسجد بنائی گئی تو جنگل تھا۔ رقبہ بڑا مل گیا جماعت نے وہاں لے لیا۔ حال یہ تھا کہ بتانے والے بتاتے ہیں کہ بعض گلیوں کے جو شرارتی لڑکے ہوتے ہیں، اُچکے قسم کے لڑکے ہوتے ہیں اُن کا اور چوروں اور ڈاکوؤں کا بھی روزانہ اس جنگل میں ڈیرہ رہتا تھا۔ ہر روز کوئی گروہ جنگل میں چھپنے کے لئے آ جاتا تھا۔ اور اس علاقے میں سڈنی میں ہماری یہ ایک مسجد تھی۔ یا ایک مشنری صاحب کا گھر تھا۔ میرا خیال ہے کہ اس زمانے میں وہاں شکیل منیر صاحب ہوتے تھے۔ اور وہ گھر بھی ٹین اور لکڑی کی دیوار سے بنا ہوا تھا۔ تو کہتے ہیں کہ کبھی ہمارے مشنری صاحب روزانہ رات کو پولیس کو فون کر رہے ہوتے تھے کہ مسئلہ پیدا ہو گیا ہے۔ کبھی پولیس خود وہاں ہیلی کاپٹروں کے ذریعہ سے چوروں ڈاکوؤں کی سرچ (search) کر رہی ہوتی تھی۔ تو ان میاں بیوی کی جو اکیلے رہتے تھے راتیں بھی شاید جاگ کر گزرتی ہوں لیکن بہرحال اب وہی علاقہ آباد ہونا شروع ہو گیا ہے اور قریب قریب آبادیاں آ رہی ہیں۔ جنگل بھی کافی کٹ گیا ہے۔ ابھی بھی وہاں جو احمدی رہ رہے ہیں جو مسجد سے قریب ترین احمدی بھی ہے وہ بھی بیس پچیس منٹ کی ڈرائیو (ri e) پہ ہے۔ لیکن پھر بھی وہ خوش ہیں کہ ہماری مسجد ہے اور قریب ہے۔ اس کو دور نہیں سمجھتے۔ یہاں اس ملک میں تو کسی جگہ بھی میرے خیال میں کسی شہر کی مسجد بھی اتنی دور نہیں ہے کہ جو قریب ترین احمدی بھی ہو وہ پچیس تیس منٹ کی ڈرائیو (ri e) پر ہو۔ اس لئے یہ بہانے نہیں ہیں کہ مسجد ویرانے میں بن گئی یا ایسے علاقے میں بن گئی جہاں رہائشی علاقہ نہیں ہے۔ اس لئے ہم مسجد جا نہیں سکتے۔ پھر یہ لکھنے والے یہ بھی کہتے ہیں کہ سوائے اس کے جس نے نئی نئی کار چلانی سیکھی ہو اور کار چلانے کا شوق ہو وہ مسجد چلا جائے تو چلا جائے اور کوئی اتنی دور مسجد میں نہیں جا سکتا۔ پس ان بہانوں کو چھوڑ دیں کہ مسجدیں اتنی دور ہیں۔ یہ بھی ان بے چاروں پر بدظنی ہے جو مسجد میں جاتے ہیں کہ کار چلانے کے شوق میں مسجد آتے ہیں۔ عبادت کرنے کے شوق کے لئے مسجد نہیں آتے۔ مسجدیں بہرحال ہمیں ان بہانوں سے بچتے ہوئے آباد کرنی چاہئیں اور آباد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

جیسا کہ پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جماعت کی ترقی کے لئے مساجد کی تعمیر ضروری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی خواہش تھی کہ یورپ میں اگر ہم اڑھائی ہزار مسجدیں بنا لیں تو تبلیغ کے بڑے وسیع راستے کھل جائیں گے۔ ابھی تو ہمارے پاس پورے یورپ میں چند مساجد ہیں جن کو انگلیوں پر گنا جا سکتا ہے۔ پس ابھی بہت لمبا سفر باقی ہے۔ اور اگر آپ پختہ ارادہ کر لیں تو یقیناً یہ کوئی ایسا لمبا سفر نہیں ہے۔ اور یہ کوئی ایسا مشکل ٹارگٹ نہیں ہے کہ آپ حاصل نہ کر سکیں۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی بڑے غور کے بعد (جیسے کہ میں نے کہا ہے) یہ ٹارگٹ آپ کو دیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پھر خلفاء بھی یہی کہتے رہے تو ان ارشادات کو سننے کے بعد یہ بات تو ختم ہو گئی کہ مسجدوں کی ابھی ضرورت نہیں ہے، جماعت کچھ کم ہے۔ کہیں اور پیسے خرچ کئے جائیں۔

اب صرف آپ کا مسئلہ یہ رہ گیا کہ جہاں مساجد بنائی جا رہی ہیں وہاں بنائی جائیں یا ذرا باہر نکل کر بنائی جائیں یا شہروں کے اندر بنائی جائیں۔ اور سال میں کتنی بنائی جائیں؟ یہ جو سوال ہے کہ اگر شہر سے باہر نکل کر بنے تو وہاں نمازی نہیں آتے اس کے بارے میں کچھ تو میں وضاحت کر چکا ہوں، اس لئے اپنی سوچ کو بدلیں۔ اس کے علاوہ بعض عملی دقتیں بھی ہیں جو صرف جرمنی میں نہیں ہیں بلکہ بعض دوسرے مغربی ممالک میں بھی ہیں۔ جو پلاٹ شہروں کے ساتھ بالکل اندر ہوں بڑے مہنگے ہوتے ہیں۔ پارکنگ کے مسائل ہوتے ہیں۔ مسجد بنانے کے لئے اجازت کے مسائل ہیں۔ اور اس طرح کے کئی اور مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان ملکوں میں مقامی لوگوں اور کونسل سے بڑی بحث و تمحیص کے بعد کہیں جا کر مسجد بنانے کی اجازت ملتی ہے۔ تو سب سے بڑی بات یہی ہے کہ ہمارے وسائل کے لحاظ سے ہمیں نسبتاً بہتر، اچھے پلاٹ کہاں مل سکتے ہیں۔ اس کے مطابق لینے کی کوشش کرنی چاہئے اور لئے جاتے ہیں۔ اب آپ دیکھ لیں آپ کے کئی شہر ہیں۔ جماعتیں ہیں جو بعض قصبوں اور شہروں میں مساجد بنانا چاہتی ہیں۔ لیکن ان کے پلاٹ کے حصول اور مسجد کی تعمیر کی اجازت نہ ہونے کی وجہ سے باوجود خواہش ہونے کے ابھی تک جماعتیں اس کو عملی جامہ نہیں پہنا سکیں۔ اب برلن کی مسجد یہاں بن رہی ہے۔ وہی دیکھ لیں بڑی دقتیں پیدا ہو رہی ہیں۔ میری یہ شدید خواہش ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی اس خواہش کی جلد از جلد تکمیل ہو جائے کہ برلن مسجد بن جائے۔ خلافت ثانیہ سے برلن میں مسجد بنانے کی کوشش ہوتی رہی ہے۔ ہندوستان کی لجنہ نے اس کے لئے رقم جمع کی تھی لیکن بعض وجوہات کی بنا پر مسجد تعمیر نہ ہو سکی۔ پھر وہی رقم مسجد فضل لندن میں خرچ ہو گئی۔ بہرحال ابھی ایک عرصہ سے کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن کبھی پلاٹ کے حصول میں دقت، وہ ملا تو کونسل کے اعتراضات۔ وہ دور ہوئے تو علاقے کے لوگوں کے اعتراضات۔ وہ دور ہوئے تو بعض شرارتی عنصر جس کا کام شور شرابا کرنا ہے، ان کی طرف سے طوفان بدتمیزی برپا ہو گیا۔ بہرحال امید ہے کوششیں جاری ہیں کہ جلد تعمیر ہو جائے گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپ لوگ بھی دعا کریں اور دنیا کے احمدی بھی دعا کریں کہ یہ مسجد تعمیر ہو جائے۔ کیونکہ یہ ایسٹ جرمنی میں ہماری پہلی مسجد ہو گی۔ اور آج کل جو اسلام کو بدنام کرنے والا ایک تصور پیدا کیا جا رہا ہے اس کی وجہ سے یہ ساری روکیں پیدا ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے اسباب پیدا فرمائے کہ یہ تعمیر جلد مکمل ہو جائے اور پھر ان کو جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے اسلام کی جو خوبصورت اور حسین تعلیم ہے اس کے بارے میں پتہ چلے گا اور وہ بتائی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بھی یورپ میں مسجدیں بنانے کی خواہش تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی بھی یہ خواہش تھی اور انہوں نے آپ لوگوں کی استعدادوں کو دیکھتے ہوئے دس سال میں 100 مساجد بنانے کی تحریک فرمائی۔ لیکن کچھ سستیوں اور کچھ معاشی حالات کی وجہ سے یہ تعمیر نہ ہو سکی۔ پھر میں نے حالات کے مطابق امیر صاحب کو کہا کہ پانچ مسجدیں ہی ہر سال بنائیں۔ کیونکہ جرمنی جماعت کی سابقہ روایات کو دیکھ کر میرا خیال تھا اور ہے کہ جو بھی حالات ہوں آپ اتنی مساجد ہر سال بنائیں گے اور اللہ کے فضل سے بنا سکنے کی پوزیشن میں ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ جرمنی یورپ کا پہلا ملک ہو گا جہاں کے سو شہروں یا قصبوں میں ہماری مساجد کے روشن مینار نظر آئیں گے اور جس کے ذریعہ سے اللہ کا نام اس علاقے کی فضاؤں میں گونجے گا جو بندے کو اپنے خدا کے قریب لانے والا بنے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ کام

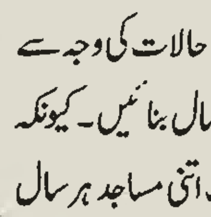
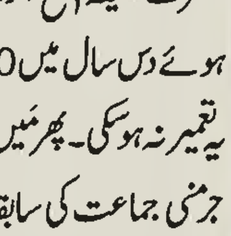
Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

تکمیل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ لیکن امیر صاحب کو میرے یہ کہنے پر کہ آپ لوگ پانچ مسجدیں کم از کم بنائیں یا مزید توجہ دیں لوگوں نے یہ تاثر لے لیا ہے کہ شاید مَیں امیر صاحب سے یا جماعت جرمنی سے ناراض ہوں تو یہ بالکل غلط تاثر ہے۔ ہاں اگر آپ لوگ خدانہ کرے، خدانہ کرے، خدانہ کرے، مکمل طور پر اس بات سے انکاری ہو جائیں کہ مسجدیں بن ہی نہیں سکتیں تو پھر میری ناراضگی بہر حال حق بجانب ہو گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ وہ وقت کبھی نہیں لائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

میرے توجہ دلانے پر اور ذیلی تنظیموں کے سپرد یہ کام کرنے پر کہ آپ لوگوں نے مساجد کی تعمیر کے لئے اپنی تنظیموں کو توجہ دلانی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مثبت نتائج پیدا ہوئے ہیں۔ خدام الاحمدیہ نے ہر سال ایک ملین یورو دینے کا وعدہ کیا تھا اور اللہ کے فضل سے اپنے وعدے سے بڑھ کر ادائیگی کی ہے۔ الحمدللہ۔ گزشتہ سال بھی انہوں نے 12 ملین دیا۔ اس سال کا وعدہ بھی 11 ملین کا تھا اور اس سے زائد اللہ تعالیٰ کے فضل سے وصولی ہو چکی ہے۔ الحمدللہ۔ تو اگر نیک نیتی ہو، اللہ کی رضا حاصل کرنا مقصود ہو، اس کے نام کی سربلندی مقصد ہو، اسلام اور احمدیت کا جھنڈا دنیا میں لہرانا چاہتے ہوں تو کوئی معاشی روکیں اور دوسری ضروریات کے جو بہانے ہیں وہ راہ میں حائل نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح انصار اللہ نے بھی میرا خیال ہے پانچ لاکھ یورو کا وعدہ کیا تھا۔ اور لجنہ نے بھی پانچ لاکھ کا۔ میرے پاس ان کی رپورٹ تو نہیں ہے۔ لیکن مجھے امید ہے کہ جو بھی انہوں نے وعدہ کیا تھا یہ بھی پورا کر چکے ہوں گے یا کرنے کے قریب ہوں گے۔ یہ تو مجموعی حالت ہے۔ لیکن بعض جماعتیں اور مجالس ایسی ہیں جو سست ہیں۔ وہ اپنے جائزے لیں کہ کہاں کہاں کیا کمزوریاں ہیں، کہاں کمیاں ہیں، کہاں نفس کے بہانے ہیں، کہاں بے توجہگی ہے۔ مجھے امید ہے کہ اگر ان کمزوروں کو بھی ساتھ ملانے کی کوشش کی جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔ ذیلی تنظیموں میں میرے خیال میں انصار اللہ میں ابھی گنجائش موجود ہے ان کو کوشش کرنی چاہئے۔ تو بہر حال جیسے کہ مَیں نے پہلے کہا تھا اس تاثر کو اب ختم کر دیں کہ توجہ میں اس لئے دلا رہا ہوں اور ٹارگٹ میں کمی مَیں نے اس لئے کی ہے کہ کوئی ناراضگی تھی، یہ تاثر ختم ہونا چاہئے۔ اور جن کے خیال میں اگر ناراضگی تھی (اوّل تو تھی نہیں) مگر جن کے خیال میں تھی تو ان کو بجائے باتیں بنانے کے اور اعتراض کرنے کے پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنی چاہئے۔ اور ایسے لوگوں کو بھی میری یہ نصیحت ہے کہ بلاوجہ خود ہی نتیجے اخذ نہ کر لیا کریں اس سے بعض دفعہ بعض قباحتیں پیدا ہوتی ہیں۔

اس ضمن میں یہ بھی بتا دوں کہ 1997ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے دوبارہ توجہ دلائی تھی تو اس پر ایک تو بعض مرکزی اداروں نے وعدے کئے تھے۔ وہ وعدے جن اداروں نے پورے کر دیئے تھے ان کی ادائیگی وکالت مال کے ذریعہ سے جماعت جرمنی کو کر دی گئی تھی۔ اور جن کے وعدے پورے نہیں ہوئے تھے یا ابھی تک نہیں ہوئے وہ مَیں نے وکالت مال کو کہا ہے کہ جائزہ لے کر وصولی کی کوشش کریں۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ کی خدمت میں بعض لوگوں نے انفرادی طور پر بھی بعض وعدے کئے تھے، جو جرمنی سے باہر کے تھے۔ وہ بھی امید ہے وصول ہو چکے ہوں گے۔ جو نہیں ہوئے ان کے لئے میں نے کہا ہے کوشش کریں تا کہ اس سلسلہ میں کچھ نہ کچھ مدد ہو جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ نے 1997ء میں ہی یہ بھی اعلان فرمایا تھا کہ حضرت سیدہ مہر آپا مرحومہ (جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ کی بیگم تھیں) کی طرف سے مساجد کے لئے وعدہ ادا ہو گا۔ کیونکہ حضرت سیدہ مہر آپا نے اپنی جو ساری جائیداد تھی وہ جماعت کے نام کر دی تھی تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ نے فرمایا تھا کہ جو بھی اس کی آمد ہو گی اس میں سے ہر سال کچھ نہ کچھ ادائیگی ہوتی رہے گی۔ (کوئی معین وعدہ کیا تھا جو اس وقت میرے ذہن میں نہیں)۔ اور وہ ادائیگی بہر حال ہوتی رہی ہے۔ اگر کوئی پچھلے سالوں کا بقایا ہے تو وہ ادا ہو جائے گا۔ لیکن کیونکہ اور جگہوں پر بھی خرچ ہوتا ہے تو آئندہ بھی اس مقصد کے لئے ان کی جو گنجائش نکل سکتی ہے اسے دیکھ لیں گے۔ امید ہے کہ جب تک آپ مسجدیں بنا نہیں لیتے، ان کی طرف سے بھی ہر سال دس ہزار یورو کا وعدہ آتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کی جائیداد میں برکت ڈالے۔

بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ مساجد کی تعمیر کے لئے جو رقم جمع ہوئی۔ (شروع میں جماعت نے بہت قربانی دی تھی) اس سے بعض سنٹر خریدے گئے۔ ان میں بیت السبوح بھی شامل ہے جن پر بڑی رقم خرچ ہو گئی۔ ان کی بجائے پہلے مساجد بنانی چاہئے تھیں۔ تو اس بارے میں پہلے بھی مَیں ایک دفعہ مختصراً کہہ چکا ہوں کہ جو کام خلیفہ وقت کی اجازت سے ہوئے ہوں ان پر زیادہ اظہار خیال نہیں کرنا چاہئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ کی اجازت سے ہی بیت السبوح خریدی گئی تھی اور بعض دوسری عمارتیں اور جگہیں بھی خریدی گئی تھیں۔

پھر بعض علاقے کے احمدیوں کو، بعض جماعتوں کو ایک اور فکر ہے کہ انہوں نے یعنی وہاں کی مقامی جماعت نے اپنے وعدے کے مطابق ایک مسجد کی تعمیر کے لئے جتنی رقم کی ضرورت ہوتی ہے اتنی ادائیگی کر دی ہے اور وہاں مسجدیں نہیں بنیں۔ اب ان کو مزید نہیں کہنا چاہئے۔ اُن کے خیال میں وہ رقوم جو انہوں نے دیں وہ دوسری مساجد میں خرچ ہو گئیں۔ تو یاد رکھیں جماعتوں کا، یا جن کا بھی یہ خیال ہے ان کا کام تھا کہ اپنی جگہ پر پلاٹ تلاش کرتے۔ اب مَیں نے مسجد کی تعمیر کے لئے ایک نئی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تعمیر کے سلسلہ میں امید ہے کہ بہتری ہو گی۔ لیکن اگر ایسی جماعتوں میں جہاں ابھی تک مسجد تعمیر نہیں ہوئی اور مسجد کی تعمیر کے برابر جتنی ان کو ضرورت پڑ سکتی ہے وہ رقم ادا کر چکے ہیں تو ان کو چاہئے کہ جلد تلاش کریں۔ جب بھی جلد ملے گی، پلاٹ ملے گا ان کو رقم انشاء اللہ مہیا ہو جائے گی۔ پھر مسجد کی تعمیر کی اجازت ملیں تو تعمیر کے لئے بھی انشاء اللہ رقم مہیا ہو جائے گی۔ لیکن یہ کام کرنا کہ پلاٹ بھی لینا اور اس پر تعمیر کی اجازت بھی لینا آپ لوگوں کا کام ہے۔ اگر جماعت جرمنی نے اور دوسرے پراجیکٹ یعنی مسجدوں کے اَور پراجیکٹ شروع کر دیئے ہیں اور رقم وہاں لگ گئی ہے اور آپ کا، ایسی جماعت کا نمبر اس وجہ سے پیچھے چلا گیا ہے تو وہ فکر نہ کریں، مجھے بتائیں۔ ایسی جماعتیں جو اتنی رقم جمع کر چکی ہیں کہ جس سے مسجد بن سکے اور جو ہمارا کم از کم اندازہ ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی جماعت میں مسجد کا کام اس رقم کی وجہ سے نہیں رکے گا۔ چاہے مسجد کا چھٹا نمبر ہو یا ساتواں نمبر ہو یا آٹھواں نمبر ہو۔ چاہے پانچ مسجدیں بن رہی ہوں۔ لیکن اگر مالی استطاعت ہے تو یہ کہہ کر کہ ہم اتنی رقم ادا کر چکے ہیں کہ اس سے ایک مسجد بن جائے اس لئے اب ہماری جماعت مزید ادائیگی نہیں کرے گی، یہ غلط طریق کار ہے۔ اپنے ہاتھ روکنے نہیں چاہئیں بلکہ جو کمزور جماعتیں ہیں ان کی مدد کے لئے مسجد کے فنڈ میں ادائیگی کرتے رہیں اور کرتے رہنا چاہئے۔ حدیث آپ نے سن لی ہے کہ مسجد بنانے والا جنت میں اپنا گھر بناتا ہے۔ تو جنت میں جتنے بھی گھر بن جائیں۔ اتنا ہی زیادہ بخشش کا سامان ہو رہا ہو گا۔

پس آپ اس لحاظ سے بے فکر رہیں کہ ہماری طرف پوری طرح توجہ نہیں دی جا رہی۔ اگر مقامی جماعت اور مرکزی کمیٹی جگہ پسند کرتے ہیں تو جرمنی کی جماعت کے پاس اگر فوری طور پر رقم میسر نہیں بھی ہو گی تب بھی اس کا انتظام ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔ آپ پلاٹ خریدنے والے بنیں۔ پس آپ لوگ ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے آزاد ہو کر اللہ کی خاطر مسجدوں کی تعمیر کی طرف توجہ دیتے چلے جائیں اور دیتے چلے جانے والے بنتے رہیں۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اس سے آپ کی تبلیغ کے راستے کھلیں گے۔

دوسری اہم چیز یہی ہے کہ تبلیغ کی طرف کوشش ہو۔ اس کے لئے اپنی حالتوں کو درست کرنے کے بعد، اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے کے بعد، اپنی مسجدوں کو پیار و محبت کا نشان بنانے کے بعد، جس سے اللہ تعالیٰ کی توحید کے پیغام کے ساتھ پیار و محبت کا پیغام ہر طرف پھیلانے کا نعرہ بلند ہو، احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو اپنے علاقے کے ہر شخص تک پہنچا دیں۔ یہی پیغام ہے جو اللہ تعالیٰ کی پسند ہے۔ اور یہی پیغام ہے جس سے دنیا کا امن اور سکون وابستہ ہے۔ یہی پیغام ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہونا ہے۔ آج روئے زمین پر اس خوبصورت پیغام کے علاوہ کوئی پیغام نہیں جو دنیا کو امن اور محبت کا گہوارہ بنا سکے اور بندے کو خدا کے حضور جھکنے والا بنا سکے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ ﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ (حم سجدہ: 34)۔ یعنی اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہو گی جو کہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے اور کہے کہ مَیں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ پس یہ کامل فرمانبرداری جس کی ہر احمدی سے توقع کی جاتی ہے اس وقت ہو گی جب نیک، صالح عمل ہو رہے ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی ہو رہی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں گے اور پھر ایسے لوگ جب دعوت الی اللہ کرتے ہیں تو ان کی سچائی کی وجہ سے لوگ بھی ان کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ اور ان نیک کاموں کی وجہ سے ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کے بھی منظور نظر ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی مدد بھی فرماتا ہے۔ تبلیغی میدان میں ان کی روکیں دور ہو جاتی ہیں۔ وہی مخالفین جو مساجد کی تعمیر میں روکیں ڈال رہے ہوتے ہیں وہی جو مسلمانوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، وہی جو برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کے علاقے میں مسلمان عبادت کی غرض سے جمع ہوں جب آپ کے عمل دیکھیں گے، آپ کی عبادتیں دیکھیں گے، آپ کی پیشانیوں پر ان لوگوں کو نشان نظر آئیں گے جن سے مومن کی پہچان ہوتی ہے۔ ایسے ظاہری نشان نہیں جیسے آجکل دکھاوے کے لئے لگا لئے جاتے ہیں۔ مجھے کسی نے بتایا کہ کراچی میں وہ جائے نماز خریدنے کے لئے گیا تو جس دکاندار سے جائے نماز خریدی اُس نے چند پڑیاں بھی لا کر دیں۔ انہوں نے کہا یہ کیا ہے۔ اس نے کہا یہ مصالحے ہیں اس کو رگڑو گے تو ماتھے کی جلد پر ایسا نشان پڑے گا اور یہ مصالحہ لگاؤ گے تو ماتھے کی جلد پر ایسا نشان ڈل جائے گا۔ تو یہ ہیں ان لوگوں کے نشانات۔ ایسے لوگوں کے بارے میں ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان کی نمازیں بھی الٹا کر ان کے منہ پر ماری جاتی ہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والوں اور عمل صالح کرنے والوں سے پھر اللہ تعالیٰ یہ وعدہ فرماتا ہے کہ تم ایسے کام کرو گے اور تم اپنا ہر فعل خدا کی خاطر کرو گے اور کامل فرمانبردار بن جاؤ گے تو پھر تمہاری ان کوششوں کو اللہ تعالیٰ اس طرح پھل لگائے گا کہ جو تمہارے دشمن ہیں وہ بھی تمہارے دوست بن جائیں گے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ ﴿اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ﴾ (حم سجدہ: 35) کہ ایسی چیز سے دفاع کر جو بہترین ہو۔ تب ایسا شخص جس کے اور تیرے درمیان دشمنی تھی وہ گویا اچانک ایک جاں نثار دوست بن جائے گا۔ پس بہترین دفاع اسلام کی خوبصورت تعلیم سے، اور اس تعلیم کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے سے ہو گا۔ یہ سب الزامات جو آج اسلام پر لگائے جاتے ہیں اُن کو عملی نمونے کے ساتھ دھونے کے لئے، اس پیغام کو پہنچانا بہت ضروری ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ تعلیم اس لئے تھی کہ اگر دشمن بھی ہو تو اس نرمی اور حسن سلوک سے دوست بن جائے اور ان باتوں کو آرام اور سکون کے ساتھ سمجھ لے۔

پھر آپ فرماتے ہیں ’’تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عُجب، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بداخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔ جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں‘‘۔

پھر فرمایا ’’اب خیال کرو کہ یہ ہدایت کیا تعلیم دیتی ہے؟۔ اس ہدایت میں اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر مخالف گالی بھی دے تو اس کا جواب گالی سے نہ دیا جائے بلکہ اس پر صبر کیا جائے‘‘۔ یہ جو آیت مَیں نے پڑھی ہے اس کے بارے میں ہے۔ ’’اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مخالف تمہاری فضیلت کا قائل ہو کر خود ہی نادم اور شرمندہ ہوگا۔ اور یہ سزا اُس سزا سے بہت بڑھ کر ہوگی جو انتقامی طور پر تم اس کو دے سکتے ہو۔ یوں تو ایک ذرا سا آدمی اقدام قتل تک نوبت پہنچا سکتا ہے لیکن انسانیت کا تقاضا اور تقویٰ کا منشاء یہ نہیں ہے۔ خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 50-51 جدید ایڈیشن)

پس یہ اعمال صالحہ کا معیار ہے جو ہم نے اپنانا ہے۔ اور اس سے تبلیغی راستے بھی کھلیں گے۔ اور اس سے ہماری آپس کی رنجشیں اور کدورتیں بھی دور ہوں گی۔ کیونکہ نیک نمونے دکھانے کے لئے، احمدی معاشرے کا وقار قائم کرنے کے لئے آپس میں بھی محبت پیار سے رہتے ہوئے رنجشیں دور کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ گالی کا جواب گالی سے نہ دو بلکہ صبر کرو۔ تو آپس میں زیادہ بڑھ کر صبر کے نمونے دکھانے چاہئیں۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ یہ برداشت اور صبر کی سزا لڑنے کی سزا سے زیادہ سخت ہے۔ اور جب اس نیت سے اپنوں اور غیروں کی سختیاں برداشت کریں گے کہ میری بے صبری اللہ کا پیغام پہنچانے میں کہیں روک نہ بن جائے تو اللہ تعالیٰ ہر طرف سے اپنے فضلوں کی بارشیں برسائے گا انشاء اللہ۔ آپ کو نئے پھل بھی استقامت دکھانے والے اور آگے نیکیوں کو پھیلانے والے عطا ہوں گے اور مسجدوں کی تعمیر میں جو روکیں ہیں وہ بھی دور ہوں گی۔ اور ان قربانیوں کی وجہ سے جو جذبات اور مال کی قربانیاں ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے مال و نفوس میں بھی برکت عطا فرمائے گا۔ پس اس طرف خاص کوشش کریں۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ان پاک نمونوں کو دیکھتے ہوئے جو ہم میں سے بعض احمدیوں کے ہیں، یا اکثر احمدیوں میں کہنا چاہئے اور جن کی وجہ سے تبلیغی میدان میں بیعتیں ہوتی ہیں یہ بہت ہی مدد و معاون ثابت ہوئے ہیں۔ ان نمونوں کو دیکھنے کی وجہ سے جو بیعتیں ہوئی ہیں، جو بھی ان نمونوں کو دیکھتے ہوئے جماعت میں داخل ہوئے ہیں وہ آگے احمدیت کا پیغام پہنچاتے ہیں اور ہر دن ان کو احمدیت پر مضبوطی سے قائم کرتا چلا گیا ہے۔ اور جو کمزور احمدیوں کی صحبت میں رہے وہ ٹھوکر کھا گئے یا ٹھوکر کے قریب پہنچ گئے۔ پس استغفار کرتے ہوئے، اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کریں کہ استغفار کا ہی حکم اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات میں ہمیں دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 12 مئی 2006ء کو جاپان میں بعد از نماز جمعہ و عصر دو افراد کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

(1) محترمہ صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مرحوم) کا تھا۔

محترمہ صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ 13 مارچ 2006ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی، حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ و حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی صاحبزادی اور مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی والدہ تھیں۔ موصیہ تھیں۔ لجنہ اماء اللہ پاکستان میں تعلیم و تربیت اور خدمت خلق کے شعبوں میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ خلافت سے محبت کرنے والی، غریب پرور، ملنسار، صاف گو اور ملازموں سے حسن سلوک کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ جولائی 2003ء سے صاحب فراش تھیں۔ پہلے ٹانگ میں فریکچر ہوا اور بعد میں فالج کا حملہ ہوگیا۔ بیماری کا یہ عرصہ بڑے صبر و تحمل سے گزارا۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹی محترمہ صاحبزادی امۃ الحئی صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب یو کے اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا فخر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یو کے آپ کے پوتے ہیں۔

(2) مکرم ڈاکٹر مجیب الرحمان پاشا صاحب ابن مکرم ڈاکٹر فضل الرحمان صاحب (سابق امیر ضلع سانگھڑ) 7 مئی 2006ء بروز اتوار نامعلوم حملہ آور کی فائرنگ سے شہید ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بوقت شہادت آپ کی عمر 43 سال تھی۔ آپ نے اپنی بیوہ مکرمہ ڈاکٹر نعیمہ مجیب پاشا صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے اور بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کی تدفین سانگھڑ شہر کے نزدیک ہی اپنی آبائی زمین روشن آباد میں عمل میں آئی۔ نماز جنازہ میں تقریباً 500 افراد شامل ہوئے جن میں ایک سو کے قریب غیر از جماعت احباب تھے۔ مرحوم مقامی جماعت میں بطور سیکرٹری تحریک جدید اور ضلعی مجلس انصار اللہ میں بطور نائب ناظم ایثار خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ آپ نہایت کم گو، قربانی کرنے والے نیک وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم جون 2006ء بمقام مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرم عبدالماجد خان صاحب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مکرم عبدالماجد خان صاحب ابن مکرم قاری محمد یاسین صاحب مرحوم 28 مئی 2006ء کو مختصر سی علالت کے بعد وفات پاگئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 55 سال تھی۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کم گو، مخلص اور نہایت فرض شناس تھے۔ آپ کو مختلف جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ وفات تک آپ جامعہ جماعت کے جنرل سیکرٹری اور مجلس عاملہ انصار اللہ یو کے کے ممبر تھے۔

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرم شیخ رفیق احمد صاحب (ابن مکرم شیخ محمد بشیر صاحب مرحوم آف منظور کالونی کراچی)۔

مکرم شیخ رفیق احمد صاحب نے 22 فروری 2006ء کو شہادت کا مرتبہ پایا۔ آپ کو جماعتی مخالفت میں شہید کیا گیا۔ آپ پُرجوش داعی الی اللہ، نہایت مخلص اور دیندار آدمی تھے۔

(2) مکرمہ قدسیہ خاتون صاحبہ (اہلیہ مکرم ابراہیم غالب صاحب درویش)

مکرمہ قدسیہ خاتون صاحبہ 24 فروری 2006ء کو لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پاگئیں۔ مرحومہ کے میاں مکرم ابراہیم غالب صاحب درویش تقسیم ملک سے قبل قادیان آگئے تھے۔ تحریک جدید کے دفتر میں ملازم رہے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم محمد نصیب عارف صاحب (آف راولپنڈی)

مکرم محمد نصیب عارف صاحب 21 دسمبر 2005ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ مرحوم نے جماعتی اور ذیلی تنظیموں میں مختلف خدمات کی توفیق پائی۔ آپ ایک ذمہ دار اور مخلص عہدیدار کے اوصاف سے متصف تھے۔ نیک، دعا گو اور جماعت کے ساتھ وفا کا تعلق رکھنے والے تھے۔ لمبی بیماری میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صبر کا نمونہ دکھایا۔ مرحوم موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(4) مکرم محمد یعقوب امجد صاحب آف کھاریاں۔

مکرم محمد یعقوب امجد صاحب مورخہ 27 جنوری 2006ء وفات پاگئے۔ آپ موصی تھے۔ مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ نے ریٹائرمنٹ کے بعد وقف کیا اور جامعہ احمدیہ میں بطور استاد اردو و فارسی خدمت کی توفیق پائی۔ قرآن کریم کا پنجابی ترجمہ کرنے کی بھی سعادت پائی نیز بعض دیگر کتب کے ترجمہ کی بھی توفیق پائی۔

(5) مکرمہ جنت خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم محمد انور اَبڑو صاحب یکم دسمبر کو وفات پاگئیں۔ تعلق باللہ، توکل علی اللہ اور مہمان نوازی آپ کی نمایاں خوبیاں تھیں۔ آپ نماز تہجد کی پابند، قرآن سے محبت کرنے والی اور مالی قربانیوں میں حصہ لینے والی خاتون تھیں۔ جب آپ کے بیٹے مکرم انور حسین اَبڑو کو شہید کیا گیا تو بڑی ثابت قدمی سے کہا کہ اگر میرے ساتوں بیٹے بھی راہ خدا میں شہید ہو جائیں تو میرے ایمان میں کمزوری نہیں آئے گی۔

(6) مکرم عبدالسمیع خان صاحب۔

مرحوم کے دادا حضرت مولوی معین الدین صاحبؓ اور نانا حضرت میر احمد صاحبؓ دونوں حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی تھے۔ آپ مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب کے بہنوئی تھے۔ نیک سادہ مزاج، نمازوں کے پابند، تہجد گزار اور دعا گو انسان تھے۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) مکرم فضل کریم صاحب آف کریم میڈیکل سٹور فیصل آباد بتاریخ 28 فروری 2006ء وفات پاگئے۔ آپ مخلص اور دیندار آدمی تھے۔ ایک لمبے عرصہ تک مختلف جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔ فیصل آباد جماعت کے پریذیڈنٹ رہے اور حفاظت مرکز میں بھی خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔ اسی طرح فرقان فورس میں بھی خدمت کا موقع ملا۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ مرحوم مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ پولینڈ کے والد تھے۔

(8) مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ (اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب)

22 فروری 2006ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ مرحومہ نے قریباً 22 سال کا لمبا عرصہ افریقہ میں اپنے میاں کے ساتھ گزارا جبکہ وہ احمدیہ سیکنڈری سکول کانو نائیجیریا اور فری ٹاؤن سیرالیون میں بطور ٹیچر خدمت بجالا رہے تھے۔ مرحومہ نہایت صابر و شاکر، اطاعت گزار اور خلافت سے محبت رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔

(9) مکرم عبدالحئی صاحب (ابن حضرت فقیر محمد خان صاحب رضی اللہ عنہ) 16 فروری 2006ء کو کابل میں وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے اور حضرت فقیر محمد خان صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ افغانستان سے ہجرت کرکے لمبے عرصہ تک اسلام آباد پاکستان میں مقیم رہے اور وہاں جماعت کی خدمت کرتے رہے۔ قریباً تین سال قبل کابل واپس تشریف لے گئے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(10) مکرمہ امۃ المالک صاحبہ (پرنسپل ریٹائرڈ)

29 جنوری 2006ء کو ڈومیلی ٹرین حادثہ میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ حضرت مولوی مہر الدین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی پوتی تھیں۔ ابتدائی عمر سے ہی خدمت دین کے کاموں میں بڑے شوق سے حصہ لیتی تھیں۔ لمبے عرصہ تک حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کے ساتھ جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔ وفات کے وقت سیکرٹری اشاعت ضلع لاہور تھیں۔ بہت مخلص، خلافت سے گہری محبت رکھنے والی دعا گو، غریب پرور اور سب عزیزوں کا بہت خیال رکھنے والی تھیں۔

(11) مکرمہ صبیحہ الماس صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی نسیم احمد صاحب بتاریخ 7 نومبر 2005ء وفات پاگئیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 49 سال تھی۔ آپ ایک پُرجوش داعی الی اللہ خاتون تھیں۔ آپ مخلص، دیندار، غرباء اور مستحق افراد کی ہمدرد، غمخوار اور رفاہ عامہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ بچوں کی احسن رنگ میں تربیت کی۔

(12) مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب گجر پٹواری

9 جنوری 2006ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے اور جماعت احمدیہ چک نمبر 3-10 کے 28 سال تک صدر رہے۔ اپنے ذاتی رقبہ میں آپ نے مسجد تعمیر کروائی اور اس کے نصف اخراجات بھی خود ادا کئے۔ ہر تحریک میں حسب توفیق حصہ لیتے تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا اور اپنے غیر از جماعت عزیزوں کو کسی نہ کسی رنگ میں پیغام حق پہنچاتے رہتے تھے۔

(13) مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب مرحوم آف سرگودھا بتاریخ 5 مارچ 2006ء کو لاہور میں وفات پاگئیں۔ آپ نے پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ نہایت مخلص اور سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ آپ کو 21 سال تک صدر لجنہ ضلع سرگودھا کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند تر فرمائے اور ان کے لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔

❁❁❁❁❁❁

ماہنامہ محدث لاہور فروری ۱۸۶

اسلام کا خدا وہ خدا ہے جو سنتا بھی ہے اور بولتا بھی ہے اور دعا کا جواب دیتا ہے

دعاؤں کی قبولیت کیلئے ایسا ایمان ضروری شرط ہے جو تمام دنیوی ذریعوں کو پیچھے پھینک دے اور اللہ پر مضبوط ایمان ہو دعا اسلام کا فخر و ناز ہے اس میں کبھی سستی نہ کرو

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ 11 ر اگست 2006 بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی: هُوَالْحَیُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (المؤمن: 66) اور آیت اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ (النحل: 63) کی تلاوت کی پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ''مُجیب'' ہے اس کے معنی ہیں دعا کو سننے والا یا ایسی ہستی جس سے جب سوال کیا جائے یا دعا کی جائے تو وہ عطا کرتا ہے اور نوازتا ہے پس یہ اسلام کا خدا ہے جو ہمیشہ زندہ ہے اور زندگی بخش ہے۔ وہ مضطر کی دعاؤں کو سنکر اپنے وجود کا ثبوت دیتا ہے۔ خوش قسمت ہیں ہم کہ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں جس نے ہمیں اس خدا کی پہچان کروائی جو ہمیں مایوسی کی گہری کھائیوں سے نکال کر امیدوں کی روشنی عطا کرتا ہے اور پھر صفت مجیب کا مزید ادراک اور فہم عطا کرتے ہوئے اپنے فضلوں اور انعامات کے وہ راستے دکھاتا ہے جو پہلوں نے حاصل کئے۔ پھر ہماری یہ بھی خوش قسمتی ہے کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلام صادق کی جماعت میں شامل ہیں جس نے آپ کی غلامی کے طفیل ان راستوں کو دوبارہ صاف کر کے اُن راہوں پر ہمیں ڈالا جس سے ہم اللہ کی صفات کا صحیح فہم و ادراک حاصل کرنے والے بنیں۔ اس نے ہمیں بتایا کہ اسلام کا خدا وہ خدا ہے جو سنتا بھی ہے اور بولتا بھی ہے اور دعا کا جواب دیتا ہے۔ آپ نے دنیا کو چیلنج دیا کہ آؤ اور اس زندہ خدا کی پہچان مجھ سے حاصل کرو آپ فرماتے ہیں ہمارا زندہ اور حَیُّ و قَیُّوْم خدا ہم سے باتیں کرتا ہے ہماری دعائیں قبول کرتا ہے اور قبول کرنے کی ہمیں اطلاع دیتا ہے۔ پس اس زمانے میں ہمیں، اس زمانے کے امام کو مان کر جہاں دعاؤں کی قبولیت کا فہم و اِدراک حاصل ہوا وہیں اللہ تعالیٰ کی صفات کو سمجھنے کا بھی فہم و اِدارک حاصل ہوا۔

پس قرآن کریم کا یہ دعویٰ صرف دعویٰ نہیں ہے کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے، اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اس کو پکارو، وہ کامل خدا ہے، بلکہ وہ اس کے نظارے بھی ہمیں دکھاتا ہے۔ پس اس اعلان سے اگر فائدہ اٹھانا ہے تو اس شرط پر عمل بھی کرنا ہوگا کہ صرف اور صرف وہی معبود ہے اور اس کو حاصل کرنے کے لئے باقی سب کو چھوڑنا ہوگا، پھر وہ ان پکارنے والوں کی پکار سنے گا۔ بلکہ ہمارے ذہن میں دعا کرتے ہوئے یہ بات ہونی چاہئے کہ وہ ایک ہی ہمارا رب ہے۔ جب اس نے بغیر مانگے ہمارے لئے اتنے انتظامات کئے ہیں تو جب ہم خالص ہو کر اس سے مانگیں گے تو وہ کس قدر انعامات ہمیں عطا کرے گا۔ پس ایسے خدا کے ہوتے ہوئے یہ کس قدر بد قسمتی ہے کہ ہم دوسروں پر انحصار کریں اور اپنے پیارے ربّ کی طرف پکارنے کی توجہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ کون ہے جو بے قراری کی دعائیں قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے اس میں اللہ نے اپنی لامحدود طاقتوں کا ذکر کیا ہے کہ صرف وہی ہے جو بے قرار کی دعا کو سنتا ہے پھر بھی اکثر لوگ خدا کی بجائے خدا کی مخلوق کی طرف جھکتے ہیں۔ یہ اعلان ہی اسلام کی بنیاد ہے کہ مجھے پکارو میں سنوں گا۔ اور ایمان میں مضبوطی تب ہی پیدا ہوتی ہے جب ایک سچا مسلمان اس بات کا تجربہ کرتا ہے لیکن اس نے کچھ شرائط رکھی ہیں ان شرائط کے مطابق اس تک چلنا ہوگا تب ہی وہ ہمیں عطا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ۔ یعنی اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔ پس دعاؤں کی قبولیت کیلئے ایسا ایمان ضروری شرط ہے جو تمام دنیوی ذریعوں کو پیچھے پھینک دے اور اللہ پر مضبوط ایمان ہو۔

ضروری نہیں کہ ہر دعا اسی رنگ میں پوری ہو جائے جس طرح دعا کرنے والا مانگتا ہے اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس کے بندے کیلئے کون سی چیز بہتر ہے لیکن ہم نے ہر صورت میں دعا کرنی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ صرف اپنے دنیوی مطالب کیلئے ہی دعا کرنا حقیقی دعا نہیں بلکہ ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا عبادت گزار بندہ بنائے۔ جو دعا خالصۃً اس کی رضا کے حصول کے لئے کی جائے گی تو دوسری دعائیں بھی اس کے ساتھ قبول ہونگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا عبادت گزار بندہ بنائے اور آخرین کے امام کو مانکر ہمارے ایمانوں میں جو ترقی ہوئی ہے وہ بڑھتی جائے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعائیں مانگنے کے طریقے بھی بتائے ہیں کہ جو میری مختلف صفات ہیں ان کے حوالے سے اپنی مختلف ضروریات کیلئے دعائیں مانگو یہ بات بندے اور خدا کے تعلق کو مزید قریب کرنے والی ہوگی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا یعنی اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں سب حسین نام، اُن کے واسطہ سے اُس کو پکارو۔ پس اس مجیب خدا نے مختلف جگہوں پر جہاں دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے وہیں اس کے سلیقے اور طریقے بھی سکھائے ہیں پھر یہ کس قدر بد قسمتی کی بات ہوگی کہ وہ تو ہمیں نوازنا چاہتا ہے لیکن ہم اس کو نہ پکاریں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ کہ جو دعا کرنے والے نہیں اللہ تعالیٰ کو ان کی پرواہ ہی کیا ہے۔ پس اگر اللہ کا پیار حاصل کرنا ہے تو ہر چیز کے حصول کیلئے اس خدا کو پکارو۔ حدیث میں آتا ہے کہ اگر مومن بندے کو جوتی کے تسمے کی بھی ضرورت ہو تو اس کے لئے بھی خدا کی طرف متوجہ ہو۔ پس اُس مجیب خدا کو پکارنے والے بنیں اور اُس پر کامل ایمان لائیں اور اُن لوگوں کی طرح نہ بنیں جو صرف مصیبت کے وقت اُس کو پکارتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ دعا اسلام کا فخر و ناز ہے اس میں کبھی سستی نہ کرو اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے االلہ اس کو برباد نہیں کرتا۔ اگر تم ہر وقت خدا کو یاد رکھو گے تو وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہیں کرے گا جو فاسق و فاجر سے کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں دعا کرتے وقت تھک نہیں جانا چاہئے جو تھک جاتے ہیں اور گھبرا جاتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں کیونکہ محروم رہ جانے کی یہی نشانی ہے دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے مشکل کام حل ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو دعائیں کرنے والا اور اپنا عبادت گزار بندہ بنائے۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امت مسلمہ کے لئے اور تمام دنیا کے انسانوں کیلئے دعا کرنے کی تحریک فرمائی اور اپنے دورہ امریکہ کیلئے دعا کی تحریک کی۔

❀❀❀

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز
ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

فرعون وقت کا عدلیہ

اور سابق چیف جسٹس پاکستان اور دوسرے بالغ نظر مبصر

(دوست محمد شاہد ربوہ، پاکستان مورخ احمدیت)

(قسط:2 آخری)

دیوبندی ملا کا حیرت انگیز عدالتی بیان

یہاں ہمیں اس حقیقت کو بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ ان سب مقدمات کی پیروی نے دیوبندی ملاؤں ان کے مشیروں اور وکیلوں کا کیا رخ کردار متعین کیا؟ اس سوال کا صحیح جواب دیوبندی ملا ہی دے سکتا ہے چنانچہ یہ بیان عدالتی ریکارڈ میں ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو چکا ہے کہ (مولوی تاجمحمد صاحب بھٹی ناظم اعلیٰ تحفظ ختم نبوت کوئٹہ نے مجسٹریٹ درجہ اوّل کوئٹہ کی عدالت میں ۲۱رد سمبر ۱۹۸۵ء کو بیان دیتے ہوئے یہ حیرت انگیز اعتراف کیا کہ:

''یہ درست ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو آدمی نماز پڑھتا تھا اذان دیتا تھا یا کلمہ پڑھتا تھا اس کے ساتھ مشرک یہی سلوک کرتے تھے جواب ہم احمدیوں سے کر رہے ہیں''

(مصدقہ نقل بیان) گواہ استغاثہ نمبر ۲ تاج محمد ولد فیروز الدین مجریہ ۲۳ دسمبر ۱۹۸۵ء)

کتاب اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے

دیوبندی علماء کی فتنہ پروری کی حد یہ ہے کہ انہوں نے اپنے ناپاک منصوبہ کی تکمیل کی غرض سے تمام فیصلوں کو'' قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے'' کے نام سے یکجائی طور پر شائع کر ڈالا ہے جس میں نہ صرف ہر فیصلہ سے قبل اپنی طرف سے نہایت دل آزار و پرافتراء ریمارکس کا اضافہ کیا ہے بلکہ فیصلہ دینے والے معزز جج صاحبان کو'' پاسبان ناموس رسالت'' ''محافظ ختم نبوت'' جیسے القاب دیئے ہیں۔ (تاریخی فیصلے صفحہ ۶۰۳)

دیوبندی ملاں تو یہ آس لگائے بیٹھے ہوں گے کہ اس حسن عقیدت پر عدلیہ کے بلند حلقوں میں ان کی خوب پذیرائی ہو گی مگر کچھ بعید نہیں کہ واجب الاحترام جسٹس صاحبان یہ پڑھ کر لرز گئے ہوں کیونکہ بالکل انہی خطابات سے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ کے فیصلہ پر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو وزیر اعظم پاکستان کو بھی نوازا گیا تھا جس کے بعد انہیں تختہ دار پر لٹکا دیا گیا تھا۔

اس کتاب کی اشاعت یہ باور کرانے کیلئے کی گئی ہے کہ گویا اس کی حیثیت ایک آخری سند کی ہے۔ حالانکہ مولوی امین احسن اصلاحی جیسے معاند احمدیت عالم کے نزدیک'' خاتم النبین'' کے معنے ہی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری سند تسلیم کیا جائے۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت۔ فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء صفحہ ۲۳۵) پھر قرآن مجید کی آیت'' وانا لہ لحافظون ''(الحجر:۱۰) سے بطور نص صریح ثابت ہے کہ محافظ ختم نبوت کا خدا ہے۔

پس ان معزز شخصیات کو'' محافظ ختم نبوت'' جیسے القاب سے یاد کرنا عزت افزائی کا موجب نہیں بلکہ ان کو'' خاتم النبیین'' اور خدا کے منصب پر بٹھا دینے کے مترادف ہے۔ جس کا ارتکاب ضیاء پرست ملا تو کر سکتا ہے مگر اسے کوئی عاشق رسولؐ ہرگز گوارا نہیں کر سکتا۔

پانچ اصولی نکات

قبل اس کے کہ بعض فیصلوں پر مختصر سا تبصرہ کیا جائے نہایت ادب کے ساتھ پانچ اصولی نکات پیش کرنا ضروری ہیں جو یہ ہیں:۔

اوّل: جو فاضل جج صاحبان آئین پاکستان کی رو سے حضرت مرزا صاحب کی تکفیر کا حلف اٹھا کر منصب عدالت تک پہنچے ہیں وہ فریق مقدمہ ہیں اور مشہور لیگل میگزیم Legal Maxim ہے کہ

Nemo Debet Esse Judex in
Propria Sua Can Casua
(No Man Can be Judge in his
own case)

یعنی'' کوئی شخص کسی ایسے مقدمہ کا منصف نہیں بن سکتا۔ جس میں کہ وہ خود فریق ہو''۔

ایک عدالتی نظیر میں واشگاف الفاظ میں اس بات کو دہرایا گیا ہے کہ...... '' اگر یہ معلوم ہو جائے کہ امر متنازعہ میں منصف خود فریق مقدمہ ہے یا منصف کا مفاد فیصلہ سے وابستہ ہے۔ تو ایسے مقدمہ میں اُس منصف کی موجودگی تمام کارروائی کو باطل کر دیتی ہے۔ بلکہ ایسی عدالت کی تشکیل ہی ناجائز Inproper ہو جاتی ہے اور یہ ایک بودی بات کہلائے گی کہ Interested Justice کے ووٹ کو نہ بھی شمار کیا جائے تو اکثریت اُس فیصلہ کے حق میں ہے''۔

اس فیصلہ کا متعلقہ اقتباس قارئین کی دلچسپی کا باعث ہو گا۔ اس لئے اصل الفاظ میں پیش ہے۔

The Presence of one interested Justice Renders the court improperly constituted and vitiate the proceedings. It is immeterial that there was a majority in favour of the decision without reckoning the vote of interested Justice.

(R. E. Hertfourt slize
(J.J.G.Q.D Page 753

دوم:۔ کوئی دنیاوی عدالت ایمانیات واعتقادات کے بارے میں فیصلہ کرنے کی مجاز نہیں اور نہ کسی کے دل پر حکم لگانا اس کے دائرہ اختیار میں ہے۔ یہ قانونی نکتہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس ہونٹوں سے نکلے ہوئے مقدس الفاظ اَفَلاَ شققت عن قلبہ (مسلم حدیث اسامہ بن زید) سے بالبداہت ثابت ہوتا ہے۔

سوم: قرآن مجید کا فیصلہ ہے کہ ہر آدمی کو اپنے تئیں مسلمان کہلانے کا قانوناً حق حاصل ہے (قولوا اسلمنا۔ الحجرات) نیز جو شخص حالت جنگ میں السلام علیکم کرتا ہے کسی کو حق نہیں کہ اسے کہے کہ تو مؤمن نہیں (لَا تَقُولُوا لِمَنْ اَلْقٰی اِلیکم السلم لست مومناً نساء ۹۵) حق تعالیٰ نے قرآنی فیصلوں کو نظر انداز کرنے پر شدید وعید فرمائی ہے (المائدہ:۵ ۱۴۵۔۱۴۶)

چہارم: شاعر مشرق ڈاکٹر سر محمد اقبال ہی تھے جنہوں نے برطانوی حکومت سے اس بناء پر احمدیوں کو اقلیت قرار دیا تھا کہ:۔

''مسلم جماعت کا استحکام اس سے کہیں کم ہے جتنا حضرت مسیحؑ کے زمانہ میں **یہودی جماعت** کا رومن کے ماتحت تھا'' (حرف اقبال صفحہ ۱۱۶، ۱۱۷۔ مرتبہ لطیف احمد شیروانی ایم اے ناشر ایم ثناء اللہ خان۔ ۲۶ ریلوے روڈ لاہور)

پاکستان کے علماء کو مسلم ہے کہ علامہ اقبال کو دین کے امور میں سند نہیں مانتے وہ ایک فلسفی شاعر تھے...... ہم انہیں مجتہد نہیں مان سکتے (رسالہ'' المنبر'' فیصل آباد ۲ تا ۹ مئی ۱۹۷۸ صفحہ ۹) اسی طرح ماہنامہ'' الرشید'' کے مدیر جناب مولوی عبدالرشید ارشد رقمطراز ہیں کہ:'' علامہ اقبال کے پورے احترام کے باوجود ان کو پیغمبر یا صحابی نہیں سمجھتے...... ان کو ایک غلط بات پہنچی اور انہوں نے متاثر ہو کر ایک نظم لکھ دی'' (الرشید فروری۔ مارچ ۱۹۷۶ء صفحہ ۳ دارالعلوم دیوبند نمبر)

خود سر محمد اقبال صاحب کو اعتراف ہے'' مجھ کو خود دینیات سے زیادہ دلچسپی نہیں مگر احمدیوں سے خود انہی کے دائرہ فکر میں نمٹنے کی غرض سے مجھے بھی'' دینیات'' سے کسی قدر جی بہلانا پڑا'' ('' کچھ پرانے خط'' حصہ اوّل صفحہ ۲۹۳ خط بنام جواہر لال نہرو بحوالہ'' تاریخی فیصلے'' ۶۰۵ تا ۶۰۶)

علامہ موصوف احمدیوں کے باب میں دینیات سے کیوں دل بہلاتے رہے؟ اس کا باعث انہی کے الفاظ میں سنئے۔

'' میری مذہبی معلومات کا دائرہ نہایت محدود ہے میری عمر زیادہ تر مغربی فلسفہ کے مطالعہ میں گذری ہے اور یہ نقطۂ خیال ایک حد تک طبیعت ثانیہ بن گیا ہے دانستہ یا نادانستہ میں اس نقطہ خیال سے حقائق اسلام کا مطالعہ کرتا ہو''

(اقبال نامہ حصہ اوّل صفحہ ۴۶۔ ۴۷ ناشر محمد اشرف تاجر کتب کشمیری بازار لاہور)

اندریں حالات عدل و انصاف کے ایوانوں میں ڈاکٹر سر محمد اقبال کے حوالہ سے احمدیت کا تذکرہ ہونا بہت ہی تعجب خیز اور ناقابل فہم امر ہے۔

پنجم:: آئین پاکستان کی دفعہ ۲۰ کی رو سے احمدیوں کو اپنے عقائد پر عمل اور ان کی اشاعت کا حق حاصل ہے علاوہ بریں پاکستان اقوام متحدہ کے ممبر کی حیثیت سے انسانی حقوق کے عالمی چارٹر کا بھی پابند ہے جسے ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو جنرل اسمبلی نے منظور کیا اور جس میں ہر شخص کو ضمیر اور مذہب کی آزادی کا حق دیا گیا ہے۔ یہ ضمانت منشور کے آرٹیکل نمبر ۲ میں دی گئی ہے۔

ان معروضات کے بعد آیئے اعلیٰ عدالتوں کے بعض فیصلوں کا سرسری طور پر جائزہ لیں۔

فیصلہ'' وفاقی شرعی عدالت''

۲۹ر اکتوبر ۱۹۸۴ء

جناب جسٹس محمد منیر سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ نے اپنی کتاب'' جناح سے ضیاء تک'' میں شرعی عدالت کی نسبت لکھا ہے کہ

'' شریعت عدالتوں کے دائرہ اختیار میں نہ تو آئین کی کسی شق کی تفسیر ہے نہ مسلم پرسنل لا، نہ حکومت کے کسی ضابطے کے خلاف سماعت نہ کوئی مالیاتی قانون یا ٹیکس گذاری کا قانون۔ اتنے اہم قوانین کو شریعت عدالتوں کے اختیار میں شامل نہ کرنے کے بعد ان کے پاس رہ کیا جاتا ہے۔ جس میں وہ کہیں کہ یہ اسلام کے منافی ہے''

(مارشل لاء کا سیاسی انداز صفحہ ۱۲۹۔ ۱۳۰)

شرعی عدالت کے ججوں کے بارے میں مولوی اکرام اللہ ساجد مدیر و معاون مجلّہ'' محدث'' لاہور نے دوٹوک لفظوں میں رائے قائم کی کہ:

'' شرعی عدالت کے معزز ارکان وہ لوگ تھے کہ علوم قرآن اور علوم حدیث میں ان کو بصیرت تو کجا وہ کتاب و سنت سے متعلقہ مباحث کو سمجھنے سے بھی قاصر تھے۔ اندریں صورت ان سے توقع یہ کی جاتی رہی کہ ان کا بنایا ہوا کوئی قانون بھی کتاب و سنت کے منافی نہ ہو گا۔ جبکہ بنیادی دستور اور اہم قوانین ان کے دائرہ کار سے ویسے ہی خارج کرا دیئے جا چکے تھے''

(ماہنامہ محدث لاہور فروری ۱۹۸۶ء جلد ۱۶ عدد ۵

صفحہ ۱۵۷)

معروف احمدی وکلاء جناب مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ جناب مبشر لطیف احمد صاحب ایڈووکیٹ جناب مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ اور جناب حافظ مظفر احمد صاحب (استاذ الجامعۃ الاحمدیہ) نے آئین پاکستان کے آرٹیکل ڈی ۲۰۳ کے تحت قادیانی آرڈی نینس مجریہ ۲۴ اپریل ۱۹۸۴ء کو چیلنج کیا کہ یہ خلاف قرآن وسنت ہے وفاقی شرعی عدالت نے اس پر جو فیصلہ دیا وہ زیر نظر کتاب ''تاریخی فیصلے'' کے صفحات ۵۰ تا ۲۶۹ کی زینت ہے۔

چیف جسٹس محمد منیر صاحب نے اپنے الفاظ میں اس عدالت کی بے بسی کا اور مدیر معاون ''محدث'' نے اس کے معزز ارکان کے ''علم وبصیرت'' کا جو نقشہ کھینچا ہے یہ فیصلہ اس کا عبرت انگیز نمونہ ہے سائلان کا سوال صرف یہ تھا کہ احمدیوں کے خلاف آرڈی نینس مجریہ ۲۴ اپریل ۱۹۸۴ء خلاف قرآن وسنت ہے وکلا احمدیت اپنے ایمان کی تصدیق کیلئے نہیں گئے تھے کیونکہ جیسا کہ خود ضیاء الحق کہہ چکے تھے ''سچے مسلمان کو کسی لائیسنس کی ضرورت نہیں'' (مشرق ۱۶؍جولائی ۱۹۷۷ء صفحہ ۶) ''اسلام پر کسی کی اجارہ داری نہیں'' (مشرق ۶ مئی ۱۹۸۳)

مسلمان تو وہ ہے جو ہے مسلماں علم باری میں
کروڑوں یوں تو ہیں لکھے ہوئے مردم شماری میں

ایک قانون یا آرڈیننس کے قرآن وسنت سے متصادم ہونے کی بحث میں جماعت احمدیہ کے عقائد اور اس کے مقدس بانی کی تحریرات کو سیاق وسباق سے الگ کر کے زیر بحث لانے کا کوئی جواز نہیں تھا مگر شرعی عدالت نے بنیادی موضوع سے ہٹ کر غیر ضروری غیر متعلق اور غیر ثقہ اور حد درجہ دل آزار زہر آلود مواد اپنے فیصلہ میں بھر دیا جس کے فقرے فقرے سے عدالت کے خطرناک متعصبانہ رویے کی عکاسی ہوتی ہے فاضل احمدی وکلاء نے اس فیصلہ پر ''شریعت اپیل بینچ'' میں اپیل کیلئے ایک تحریری یادداشت سپرد قلم کی جس میں عدالت کے اعتراضات کی ایسی قلعی کھولی کہ دن چڑھا دیا نیز استدعا کی کہ اگرچہ عدالت کا پورا فیصلہ ہی رد کر دیا جانا چاہئے مگر اس کے وہ تمام حصے جن کا مقدمہ کے مباحث سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں یقیناً حذف کئے جانے کے لائق ہیں یہ تاریخی یادداشت ضمیمہ موجبات اپیل کے نام سے شائع شدہ ہے چونکہ دوسرے فیصلہ جات میں بھی شرعی عدالت کی اسی افسوسناک روش کو اختیار کیا گیا ہے اس لئے اس کا گہری نظر سے مطالعہ کرنا عدالتی فیصلوں کی حقیقت بے نقاب کرنے کیلئے بھی ازبس ضروری ہے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے آرڈی نینس مجریہ اپریل ۱۹۸۴ء کے جاری ہونے سے صرف چند روز قبل رسالہ ''حرف ناصحانہ'' کی اشاعت بھی کی گئی تھی جس نے زبردست دلائل وحقائق سے آرڈی نینس کے تمام مندرجات ومفروضات کی دھجیاں فضائے بسیط میں بکھیر دیں اور اسی لئے ضیاء حکومت نے بوکھلا کر اسے فوری طور پر ضبط کر لیا۔

یہ تبصرہ تشنہ رہے گا اگر فیصلہ کے اس حصہ کا ذکر نہ کیا جائے جس میں معزز جج صاحبان نے جناب مجیب الرحمٰن صاحب کے سوالات کے جواب میں اعتراف حق کیا جسے قادر وتوانا خدا کے زبردست تصرف کا عظیم نشان کہنا چاہئے۔ واقعہ یہ ہوا کہ جناب مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نے اپنی مدلل اور قرآن وحدیث سے مرصع فاضلانہ بحث کے دوران معزز عدالت سے پانچ سوالات کئے۔

۱۔ کیا اسلام کسی غیر مسلم کو اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان کرنے کا حق یا اجازت دیتا ہے؟

۲۔ کیا اسلام کسی غیر مسلم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دعوے میں صادق تسلیم کرنے کا حق یا اجازت دیتا ہے؟ ۳۔ کیا اسلام غیر مسلم کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ قرآن کریم کو ایک اچھے نظام حیات کی حامل اور قابل اطاعت کتاب تسلیم کر لے؟

۴۔ کیا کسی غیر مسلم کو یہ اجازت ہے یا نہیں کہ وہ اگر چاہے تو قرآن کریم کے احکام پر عمل کر لے؟ ۵۔ اگر جواب نفی میں ہے تو اس نفی کی تائید میں قرآن و سنت کا حکم کہاں ہے؟ ۶۔ ایسے شخص کے بارے میں قرآن کریم کیا لائحہ عمل تجویز یا مہیا کرتا ہے جو قرآن کی حقانیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور اللہ کی توحید کو مانتا ہو لیکن اسے مسلمان نہ سمجھا جائے اور نہ ہی اُسے ایسا سمجھا جانے کا حق دیا جائے۔

شرعی عدالت کو ان سوالات میں سے پانچ کا جواب اثبات میں دینا پڑا جہاں تک چھٹے سوال کا تعلق ہے۔

قارئین یہ معلوم کر کے ورطۂ حیرت میں ڈوب جائیں گے کہ قرآن مجید کے قطعی فرمان ''قولوا اسلمنا'' کے باوجود شرعی عدالت نے یہ فیصلہ دیا کہ ایسے غیر مسلم سے ...... دوسری اقلیتوں جیسا سلوک کیا جائے'' (تاریخی فیصلے صفحہ ۲۱۷) بھلا کتاب اللہ سے روگردانی کی اس سے بدتر مثال اور کیا ہوگی۔ قرآن پوری بلند آہنگی کے ساتھ یہ فرمان جاری کر رہا ہے ''لا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلم لست مومناً'' مگر شرعی عدالت کے مسند نشینوں نے صرف ایک غاصب کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ ''مسلمانوں کی طرح سلام کرنے سے کسی شخص کے مسلمان ہونے کا احتمال ہوتا ہے لیکن یہ غلط بھی ہوسکتا ہے'' (تاریخی فیصلے صفحہ ۲۴۷) انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق

(فیصلہ ہائی کورٹ ۱۷ ستمبر ۱۹۹۱ء۔ تاریخی فیصلے صفحہ ۳۵۵۔ ۴۰۳)

جماعت احمدیہ نے پوری دنیا میں ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو دعاؤں اور حمد وشکر کی روحانی فضاؤں میں صد سالہ جشن تشکر منایا اور کہیں بھی امن و امان میں خلل کا مسئلہ پیدا نہیں ہوا مگر ضلع جھنگ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر نے دیوبندی ملاؤں کے مفروضات سے دہشت زدہ ہو کر ۲۱ مارچ کو زیر دفعہ ۱۴۴ ربوہ میں جشن منانے کی ممانعت کر دی اور اپنے ظالمانہ حکم میں چراغاں کرنے، آرائشی گیٹ بنانے حتیٰ کہ مٹھائیوں اور اشیائے خورونوش کی تقسیم پر بھی پابندی لگا دی ازاں بعد انہوں نے ہدایت جاری فرمائی کہ یہ پابندی تا حکم ثانی جاری رہے گی۔ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور عامہ اور مولانا حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی کی طرف سے ہائی کورٹ میں اس حکم کے خلاف رٹ پٹیشن دائر کی گئی مگر فاضل عدالت نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا حکم قرار دیتے ہوئے اسے خارج کر دیا اور علاوہ دیگر وجوہ کے ایک بنیادی وجہ یہ بھی بتائی کہ اس سے مسلم عوام کے جذبات میں زبردست اشتعال اور ہیجان پیدا ہونا لازمی تھا کیونکہ احمدیوں کے عقائد ہی ایسے ہیں کہ وہ انہیں برداشت ہی نہیں کر سکتے۔

احمدیوں کے ساتھ تو یہ سلوک روا رکھا گیا مگر دوسری طرف اسی دور میں ربوہ کے قریبی اضلاع سرگودھا اور گوجرانوالہ میں جشن جوبلی جوریاں اور مقدسہ مریم کے سلور جوبلی جشن کی کھلی چھٹی دی گئی (ملاحظہ ہو رسالہ کیتھولک نقیب لاہور یکم تا پندرہ اکتوبر ۱۹۹۱ء صفحہ ۲۰ و یکم تا ۱۵ دسمبر ۱۹۹۱ء) مگر پورے ملک میں کسی دیوبندی مولوی نے اس کے خلاف کوئی احتجاج نہیں کیا حالانکہ مسیحی پادریوں کے گستاخانہ عقائد کا تصور کر کے ایک سچے مسلمان کی روح کانپ اُٹھتی ہے چند تحریرات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ یسوع مسیح خاتم النبیین ہیں۔ (رسالہ خاتم النبیین پادری بوٹا مل)

۲۔ دین محمدی خدا کی طرف سے نہیں مسلمان دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں (واقعات عمادیہ از پادری عماد الدین)

۳۔ مسلمان محمد صاحب سے ہرگز شفاعت کی امید نہیں رکھ سکتے (اسلام میں مسیح۔ از پادری گولڈ سٹیک بحوالہ پاکستان میں مسیحیت کا جائزہ از ڈاکٹر محمد نادر رضا صدیقی مسلم اکادمی محمد نگر لاہور جولائی ۱۹۹۲)

۴۔ حضرت عیسیٰ رسول گر تھے (مسیح کی شان صفحہ ۱۹ تا ۱۳۳ ایف ایم نجم الدین اخوت اندریاسیہ پنجاب بارششم اپریل ۱۹۸۰ء

۵۔ حضرت مسیح۔ ع
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

(ایضاً مسیح کی شان)

عیسائی سلور جوبلی نے دیوبندی اور مسیحی گٹھ جوڑ کو بے نقاب کر دیا جس کا دستاویزی ثبوت یہ بھی ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے ایک کتاب ''قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگذشت'' میں جو اکتوبر ۱۹۹۰ء میں شائع کی ہے جس میں مسٹر والٹر پادری کے ایل ناصر مسٹر اکبر مسیح اور پادری ظفر اقبال جیسے دشمنان اسلام واحمدیت کو بھی مجاہدین کی فہرست میں شامل کر دیا ہے۔

فیصلہ ہائی کورٹ لاہور (۲؍اگست ۱۹۹۲ء) تاریخی فیصلے (صفحہ ۴۲۰ تا ۴۳۱) ننکانہ کے ایک احمدی ناصر احمد صاحب کی ضمانت ہائی کورٹ نے اس بناء پر مسترد کر دی کہ اس سے ایک شادی کارڈ میں بسم اللہ اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وغیرہ الفاظ استعمال کرنے کا جرم سرزد ہوا ہے لیکن اسی ننکانہ صاحب کے ایک سکھ کاہن سنگھ صاحب کی طرف سے بالکل اسی نوعیت کا شادی کارڈ شائع کیا گیا لیکن مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولویوں نے شعائر اسلامی کی یہ بے حرمتی دیکھ کر بالکل چپ سادھ لی حالانکہ سکھ لٹریچر کے وددان جانتے ہیں کہ عام سکھ گرد گوبند سنگھ کو ''آخری نبی'' اور ''پیغمبر آخر الزمان'' اور ''خاتم المرسلین'' تک قرار دیتے ہیں۔ (شبد مورت صفحہ ۹ ہفت روزہ فتح دہلی سالانہ نمبر ۱۹۶۵ء نانک شاہی جنتری ۳۳ بحوالہ رسالہ خالد مارچ ۱۹۷۸ء صفحہ 26 از گیانی عباد اللہ صاحب سکھ سکالر)

سردار کاہن سنگھ صاحب کے شائع کردہ کارڈ کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی ومحترمی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بتقریب سعید شادی خانہ آباد

برخوردار سردار پریم سنگھ پریمی سلمہ ودختر نیک اختر حسب پروگرام آپ کی شمولیت ہمارے لئے باعث مسرت وصد افتخار ہوگی۔

چشم براہ

سردار مستان سنگھ۔ محمد شہباز انجم

سردار کاکا سنگھ۔ محمد صادق

سردار نام سنگھ۔ محمد حاجی محمد اقبال

ہمت سنگھ شاکر۔ رانا نسیم احمد خان۔ محمد رفیق پھوکر

متمنی شرکت

بیگم وکاہن سنگھ

محلہ بالیلا گوردوارہ۔ پٹی صاحب ننکانہ صاحب

پروگرام انشاء اللہ تعالیٰ

بتاریخ ۱۱ مارچ 1995 بروز ہفتہ

سہرابندی ۱ بجے دوپہر

روانگی بارات 4 بجے شام

دعوت ولیمہ

بتاریخ 13 مارچ 1995 بروز سوموار

دعوت طعام 1 تا 2 بجے دوپہر

پابندیٔ وقت ملحوظ خاطر رہے۔

بابر پرنٹنگ ایجنسی ننکانہ صاحب

فیصلہ ہائیکورٹ (فیصلہ ۲ دسمبر ۱۹۸۱ء)

تاریخی فیصلے صفحہ ۴۴۴ تا ۴۴۹۔

حضرت اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ کو کسی شخص نے

عرضی دی ''فلاں دو پارسی ملازم آتش پرست ہیں ان کو ملازمت سے برخاست کردیا جائے اس پر حضرت نے عرضی پر حکم لکھا کہ مذہب کو دنیا کے کاروبار میں کوئی دخل نہیں اور نہ ان معاملات میں تعصب کو جگہ مل سکتی ہے'' (دعوت اسلام ۔ مترجم مولانا محمد عنایت اللہ دہلوی۔ تالیف ڈاکٹر سرتھامس آرنلڈ۔ ناشر مسعود پبلشنگ ہاؤس کراچی نمبر ۱ طبع اوّل ۱۸۹۸ء طبع دوم ۱۹۶۴۔ ''اورنگ زیب'' صفحہ ۴۳۱ مولفہ رشید اختری ندوی۔ ناشر احسن برادرز چوک انارکلی لاہور۔ طبع اوّل یکم دسمبر ۱۹۵۲ء)

یہ تو ایک عظیم مسلم سربراہ مملکت اور مجدد وقت کا دستور عمل تھا مگر لاہور ہائیکورٹ نے ۲ دسمبر ۱۹۸۱ء کو فیصلہ دیا کہ ''کوئی قادیانی مسلم اکثریت والے گاؤں کا نمبردار نہیں بن سکتا''۔

فیصلہ سپریم کورٹ آف پاکستان

فیصلہ ۳ جولائی ۱۹۹۳ تاریخی فیصلے صفحہ ۵۰۹۔۵۹۵) احمدی وکلاء کی طرف سے شعار اسلامی سے متعلق سابق عدالتی فیصلوں کے خلاف پانچ اپیلیں سپریم کورٹ آف پاکستان میں دائر کیں معزز عدالت کی کثرت رائے نے تمام اپیلیں خارج کردیں مگر چیف جسٹس شفیع الرحمٰن صاحب نے اپنا مفصل اختلافی نوٹ دیا جس کے بعض اہم ترین حصے سپرد قرطاس کئے جاتے ہیں

اپیل کنندگان کے فاضل وکیلوں نے آرڈیننس کی رو سے مجموعہ تعزیرات پاکستان میں شامل کی گئی دفعہ ۲۹۸ب کی ذیلی دفعہ ۲۰ اور شق (ڈی) پر اعتراض کیا ہے جس کا تعلق احمدیوں کی طرف سے ان کی عبادت گاہ کا نام 'مسجد' رکھنے اور ''اذان'' دینے سے ہے۔ تاریخی لحاظ سے لاہور ہائیکورٹ کے فیصلہ میں اسے احمدیوں کے عقیدہ یا عمل کے طور پر پیش کیا گیا ہے جس کا آغاز حالیہ برسوں میں نہیں ہوا۔ نہ ہی اس عمل کو غیر احمدیوں کے احساسات و جذبات کو مشتعل کرنے کی نیت سے اختیار کیا گیا ہے۔ یہ ان کے عقیدہ کا ایک لازمی جزو ہے جس کا مقصد ان دونوں چیزوں کے استعمال پر لگائی گئی پابندی پر حملہ کرنا نہیں عائد کردہ پابندی کے مطابق ان دونوں باتوں کو قابل گرفت قرار دیا گیا ہے۔ جس پر تین برس تک قید اور جرمانہ کی سزا ہوسکتی ہے جو کہ مذہب کی پیروی کرنے اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کے بنیادی حق کی خلاف ورزی کے مترادف ہے اور احمدیوں کی حد تک اس سے قانون کی نظر میں شہریوں کی مساوات کے بنیادی حق سے بھی متصادم ہے۔ کیونکہ ان کے علاوہ کسی دوسری اقلیت پر ایسی پابندیاں نہیں لگائی گئیں۔ ''اذان'' دینے یا عبادت گاہ کا نام ''مسجد'' رکھنے کو از روئے قانون جرم قرار نہیں دیا گیا بلکہ قادیانیوں کی طرف سے ان افعال کے ارتکاب کو قابل اعتراض ٹھہرایا گیا ہے۔

''جہاں تک فوجداری اپیل ہائے نمبر ۳۱ کے تا نمبر ۱۳۵ کے سے پیدا ہونے والی پانچ اپیلوں کا تعلق ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں سے تین کی ابتداء نذیر احمد تونسوی کے استغاثہ سے ہوئی جبکا تعلق براہ راست تحریک ختم نبوت سے ہے جس نے اس امر کی شکایت کی کہ بعض افراد اپنی چھاتی پر کلمہ طیبہ کے بیج لگا کر بازار میں گھوم رہے تھے ان کے بارے میں معلوم تھا کہ وہ قادیانی تھے لیکن جب اُن سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے خود کو مسلمان ظاہر کیا ان کی طرف سے کلمہ طیبہ کے بیج لگانے کا فعل خود کو مسلمان ظاہر کرنے کے مترادف سمجھا گیا یہ اثبات جرم ناقص ہے کیونکہ ان مباحث اور اخذ کردہ نتائج کی روشنی میں جو پہلے ہی قلمبند کئے جاچکے ہیں کسی احمدی کا ایسا بیج لگانا جس پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہو نہ تو مسلمانوں کے جذبات مشتعل کرنے کے مترادف ہے نہ ہی خود کو مسلمان ظاہر کرنے کے برابر یہ تسلیم کیا گیا اور عام طور سے معلوم ہے کہ مسلمان لوگ اپنا مذہب ثابت کرنے کیلئے کلمہ طیبہ والے بیج نہیں لگاتے ایسا وہ لوگ کرتے ہیں جنہیں آئینی لحاظ سے غیر مسلم قرار دے دیا گیا ہو اس لئے موجودہ صورت حال میں غیر مسلموں کا کلمہ طیبہ والے بیج لگانا خود کو مسلمان ظاہر کرنے یا مسلمان کے طور پر پیش کرنے کے مترادف نہیں''۔

''جہاں تک اس الزام کا تعلق ہے کہ سوال کرنے اور پوچھنے پر انہوں نے خود کو مسلمان بتایا جبکہ حقیقتاً وہ قادیانی تھے۔ وہ بھی قانون کی نظر میں جرم نہیں ہے''

''کلمہ طیبہ کی نمائش یا استعمال کو جبکہ اسے صحیح طریقے سے پیش کیا جائے اور ٹھیک طرح نیز احترام کے ساتھ اس کی نمائش کی جائے تو استعمال کنندگان کے خلاف کارروائی کی بنیاد نہیں بنایا جاسکتا''

''دیوانی اپیل نمبر ۱۴۹/۸۹ اور ۱۵۰/۸۹ بھی جزوی طور پر اس حد تک منظور کی جاتی ہے کہ ۱۹۸۴ء کے ۲۰ ویں آرڈیننس کے بعض حصوں کو بنیادی حقوق ۱۹/۲۰ اور ۲۵ کے منافی قرار دیا جاتا ہے''

(تاریخی فیصلے صفحہ ۵۳۶ تا ۵۴۱)

احمدیوں کی عدیم النظیر استقامت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ

''ان من امتی لرجالا۔ الایمان اثبت فی قلوبھم من الجبال الرواسی''

(کنزل العمال جلد ۱۲ حدیث نمبر ۳۴۵۷۳۔ از حضرت امام علی المتقیؒ)

یعنی میری امت میں ایسے مرد ہوں گے جن کا ایمان ان کے دل میں محکم پہاڑوں سے بھی مضبوط ہوگا۔

ضیاء آرڈیننس کا بے پناہ جبر و تشدد پاکستان کے جانباز اور مخلص احمدیوں کی کلمہ طیبہ سے عقیدت کو متزلزل کرنے میں ناکام رہا۔ کلمہ طیبہ ان کی شناخت بن گیا اور انہوں نے اپنے خون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ بالا پیشگوئی کے ظہور سے مہر تصدیق ثبت کردی چنانچہ سپاہ صحابہ کے رہنما حق نواز جھنگوی صاحب نے ایک پبلک جلسہ میں یہ اعلان حق کیا کہ :۔

''کلمہ قادیانیوں نے اس وقت بھی نہیں چھوڑا تھا آج بھی نہیں چھوڑا'' (خطبات جلد اوّل صفحہ ۲۰۹ مرتب ابو عامر قاری اظہر ندیم شائع کردہ عامر اکیڈمی اچھرہ لاہور۔ اشاعت جون ۱۹۹۱ء)

یہ وہی دیوبندی مولوی تھے جنہوں نے منظور چنیوٹی صاحب کی صدارت میں ۲۷ اگست ۱۹۷۹ء کو بریلوی عالم مولوی محمد اشرف صاحب سیالوی سے مناظرہ کیا جس کے اختتام پر فریقین کے تین مسلمہ منصفین نے بالاتفاق فیصلہ دیا کہ علمائے دیوبند کی عبارات جو ان کی کتب معتبرہ میں موجود ہیں گستاخی اور توہین انبیاء پر مبنی ہیں۔

(مناظرہ جھنگ صفحہ ۲۹۲ ناشر مکتبہ فریدیہ ساہیوال)

آسمانی عدالت کا ناطق فیصلہ

بالآخر یہ عرض کرنا بھی ضروری ہے کہ دیوبندی کتاب میں جن دس عدالتی فیصلوں کا تذکرہ کیا گیا ہے ان میں سے آخری فیصلہ ۱۹۹۳ء میں صادر ہوا جس کے چند ماہ بعد جنوری ۱۹۹۴ میں احکم الحاکمین خدا کی آسمانی عدالت نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کی صورت میں ناطق فیصلہ کردیا۔ جس کے نتیجہ میں احمدیوں کے ذریعہ زمین کا گوشہ گوشہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نغموں سے گونج رہا ہے اور پاکستانی عدالتوں میں اٹھائے گئے ہر نکتہ اعتراض کا عملی جواب آسمان سے بین الاقوامی سطح پر دیا جارہا ہے آسمان پر مدت سے دیوبندیوں اور احمدیوں کا مقدمہ دائر تھا جس کا ناطق فیصلہ ربّ ذوالجلال نے اپنے آفاقی نشان سے کردیا ہے جس پر نہ کوئی اپیل ہوسکتی ہے نہ مرافعہ ثانیہ کیونکہ یہ خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی وروحی وجنانی) کا آسمانی فیصلہ ہے۔

ہم نے صدیوں کی رات کاٹی ہے
ہم نئی صبح کے اجالے ہیں

جناب الٰہی سے علم پاکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انیسویں صدی کے آخر میں یہ خبر دی تھی میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ میں ہی مسیح ہوں اور میں ہی اس بادشاہ کا خلیفہ ہوں جو آسمان پر ہے اور یہ مقدر ہے کہ ایک دن روئے زمین پر ہزاروں جان و دل میری راہ میں قربان ہوں گے۔

❀❀❀❀

❀

نہ سکون و چین اُن کو آرام تک نہ پہنچے
وہ جو روح افزا سایۂ امام تک نہ پہنچے

نہ ڈراؤ آگ سے کہ یہ غلام ہے ہماری
جو بھڑک اٹھے بھی لیکن تو غلام تک نہ پہنچے

بِنا سارباں سفینے ہیں ابھی تلک بھنور میں
وہ تو ساحلوں کی جانب دوگام تک نہ پہنچے

وہ جو دائرۂ بیعت کے حصار میں ہے ان کے
کوئی بدبلا درندہ در و بام تک نہ پہنچے

وہ دعا جو مانگی جائے بلا واسطہ نبی ﷺ کے
تو قبولیت کے لیکن وہ مقام تک نہ پہنچے

بنا راہبر مسافر جو بھٹک گئے تھے صبح
ہیں وہ بد نصیب واپس گئی شام تک نہ پہنچے

وہ تو بند میکدوں میں یونہی تشنہ لب رہیں گے
وہ جو جاری حوضِ کوثر کے جام تک نہ پہنچے

میں جیوں مروں وفا پر یہ دعا ہے میری یارب
کوئی حرفِ بے وفائی میرے نام تک نہ پہنچے

(مبارک احمد ظفر لندن)

لجنہ اماء اللہ کیرلہ کا نہایت کامیاب صوبائی سالانہ اجتماع

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام، ٹاؤن ہال میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مختلف مقابلہ جات، کثیر تعداد میں خواتین و بچوں کی شرکت، کتاب کی رسم اجراء

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے آل کیرلہ لجنہ اماء اللہ کا صوبائی سالانہ اجتماع مورخہ 22-23 جولائی 2006ء بروز ہفتہ اتوار کالیکٹ میں نہایت شاندار رنگ میں منعقد ہوا اس اجتماع میں شرکت کے لئے قادیان سے محترمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت تشریف لائیں۔ اجتماع میں شرکت کیلئے کیرلہ کے دور ونزدیک کی 46 مجالس سے دو ہزار سے زائد مستورات اور بچیاں آئیں مسجد احمدیہ کالیکٹ کے دونوں ہال کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے اتنی زیادہ مستورات کی حاضری کی وجہ سے مسجد احمدیہ کے سامنے اور پیچھے کے دونوں گراؤنڈ میں بہت بڑے بڑے پنڈال بنائے گئے تھے ہمارے خدام کی طرف سے بہترین سیکورٹی کا انتظام کیا گیا تھا۔

مورخہ ۲۲ جولائی کی صبح ساڑھے نو بجے افتتاحی نشست محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ صوبائی صدر لجنہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اس اجتماع کا افتتاح کرتے ہوئے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ بھارت نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور آپ نے مختلف تربیتی پہلوؤں پر روشنی ڈالی اس کے بعد محترم مولانا محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ اور محترم اے پی کنجاموصاحب زونل امیر کیرلہ نے لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریوں پر تقریر کی۔ اس سے قبل ناصرات کی بچیوں نے گروپ کی صورت میں نہایت عمدہ استقبالیہ نظم ہوئی اور محترمہ صدیقہ سعید صاحبہ نے استقبالیہ خطاب کیا۔

اس کے بعد تلاوت قرآن مجید، عربی قصیدہ، مالایالم اور اردو نظموں کے مقابلہ جات ہوئے لجنہ کیلئے نیچے ہال میں اور ناصرات کیلئے بالائی ہال میں مقابلہ جات کا انتظام کیا گیا تھا تناول طعام اور نمازوں کے بعد مکرمہ رضیہ حارث صاحبہ نے مختصر تربیتی تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب مبلغ کنوز نے پردے کے موضوع پر عمدہ تقریر کی۔

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ: شام کو چار بجے کالیکٹ ٹاؤن ہال میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر زیر صدارت ڈاکٹر مبارکہ بی صاحبہ پینگاڑی ایک شاندار جلسہ عام منعقد ہوا۔ مستورات سے یہ وسیع وعریض ہال پوری طرح بھرا ہوا تھا اس کے علاوہ دونوں طرف کے کھلے برآمدوں میں بھی کرسیاں عورتوں سے بھری ہوئی تھیں۔ ٹاؤن ہال میں سکورٹی کا عمدہ انتظام تھا صدارتی تقریر اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت کی افتتاحی تقریر کے بعد محترمہ صوبائی صدر صاحبہ کیرلہ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا جو اسی اخبار میں درج ہے اس کے بعد دو عیسائی سسٹروں نے تقریر کی۔ علاوہ اور باتوں کے انہوں نے لجنہ اماء اللہ کی ڈسپلن کے بارے میں اپنے نیک تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ آپ لوگوں کے نظام اور اطاعت گذاری کے جذبہ سے ہم بیحد متاثر ہیں اس کے بعد محترمہ ساجدہ مظفر صاحبہ محترمہ انیسہ کلیم صاحبہ محترمہ جویریہ گوہر صاحبہ نے علی الترتیب عورت اور مساوات، جماعت احمدیہ اور دیگر فرقے اور آزادی ضمیر اسلام میں وغیرہ عنوانوں پر تقریر کی۔ یہ تقریریں سیرت حضرت رسول کریم ﷺ اور آپ کی تعلیمات کی بنیاد پر ہوئیں۔ مغرب تک یہ نشست نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔

مسجد احمدیہ سے ٹاؤن ہال اور ٹاؤن ہال سے مسجد تک نصف کلومیٹر دوری پر ہزاروں کی تعداد میں پردوں میں ملبوس عورتوں کی نہایت سلیقہ سے اور خاموشی سے آمد ورفت سے لوگوں پر نیک اثر پڑا۔ آمد ورفت کے دونوں اوقات ہمارے خدام Trafic کو نہایت احسن رنگ میں کنٹرول کرتے رہے ان کا یہ اقدام نہایت قابل تعریف تھا۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد مکرمہ نسیمہ صاحبہ الانلور کی تربیتی تقریر ہوئی۔ اس کے بعد کوئز مضمون نویسی۔ ڈرائینگ۔ ایمبرائیڈری وغیرہ کے مقابلہ جات ہوئے۔ تناول طعام کے بعد مسجد کے دونوں ہالوں میں قیام کا عمدہ انتظام تھا۔

دوسرے دن کا پروگرام: دوسرے دن صبح چار بجے مکرم مولوی ظفر احمد صاحب مبلغ سلسلہ کی اقتداء میں برعایت پردہ تمام مستورات نے تہجد اور فجر کی نمازیں پڑھیں اس کے بعد مکرم مولوی صاحب نے قرآن مجید کے درس میں نماز کی اہمیت کے بارے میں روشنی ڈالی۔ تناول طعام کے بعد صبح دس بجے مکرم مولوی غلام احمد اسماعیل صاحب نے ایک تربیتی تقریر کی اس کے بعد لجنہ وناصرات کی طرف سے فی البدیہہ تقریر اور بیت بازی کے مقابلہ جات ہوئے۔ بعد نماز ظہر وعصر اور تناول طعام کے بعد زیر صدارت محترمہ طاہرہ بی صاحبہ اختتامی اجلاس ہوا۔ تلاوت ونظم خوانی اور صدارتی تقریر کے بعد مکرم مولانا محمد عمر صاحب نے نصائح پر مشتمل مبسوط تقریر کی۔

اس کے بعد مکرمہ صبینہ صاحبہ پتہ پریم نے اجتماع کا جائزہ لیکر دلچسپ تقریر کی اس کے بعد مکرمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ بھارت نے مقابلہ جات میں اول دوئم اور سوئم آنے والی لجنہ وناصرات میں اسی طرح سالانہ دینی امتحان میں اوّل دوئم اور سوئم آنے والی لجنہ ممبرات کو انعامات تقسیم کئے۔ یہ بات خاص کر قابل ذکر ہے کہ امسال صوبہ بھر سے 669 ممبرات نے امتحان میں شرکت کی، اور اعلیٰ نمبروں میں کامیاب ہوئیں۔ تقسیم انعامات اور اجتماعی دعا اور بلند آواز نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ یہ اجتماع نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

مسجد احمدیہ کے باہر پنڈال میں لجنہ اماء اللہ نے ایک بک سٹال لگایا تھا ہماری مستورات نے اس بک سٹال سے 16500 کی کتب خریدیں۔ یہ بات بھی خاص قابل ذکر ہے کہ اس اجتماع کے موقعہ پر صوبائی لجنہ کی طرف سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ہماری تعلیم (از کشتی نوح) کا مالایالم ترجمہ شائع کیا گیا۔ دونوں دن عمدہ پکوان کا انتظام اجتماع گاہ سے فاصلہ پر بنائے گئے پنڈال میں کیا گیا اس دوروزہ اجتماع کی خبریں دونوں دن کثیر الاشاعت اخبارات میں شائع ہوئیں یہ ایام شدید بارش کے تھے سب فکر مند تھیں کہ بارش اسی طرح جاری رہی تو عورتوں کیلئے اور دیگر انتظامات کیلئے بے حد پریشانی کا باعث ہوگا اور سب دعاؤں میں لگی رہیں یہ بیحد فضل وکرم اور مولیٰ کریم کا احسان عظیم تھا کہ اُس نے اچانک بارش کو روکے رکھا اور نہایت خوشگوار موسم میں تمام انتظامات بحسن وخوبی سرانجام پانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس طرح یہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ کالی کٹ)

صوبائی اجتماع لجنہ اماء اللہ کیرلہ 2006 کے موقعہ پر

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا محبت بھرا

پیغام

مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ صوبائی صدر لجنہ کیرلہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی طرف سے خط ملا جس میں آپ نے بتایا ہے کہ آپ کا سالانہ صوبائی اجتماع انشاء اللہ 22-23 جولائی کو ہوگا اور اس موقع پر آپ نے مجھے پیغام بھجوانے کیلئے بھی درخواست دی ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ سب سے پہلے تو میں آپ کو اس اجتماع کے انعقاد کی مبارک باد دیتا ہوں۔ دُعا ہے کہ یہ اجتماع آپ سب کیلئے بہت ساری برکات لیکر آئے۔ آپ اس موقع پر بہت سی اچھی باتیں سیکھنے اور پھر اسے اپنی زندگی کا حصہ بنا لینے کی توفیق پائیں۔ اس اہم موقع پر جبکہ آپ سیرت النبی ﷺ کا جلسہ بھی منعقد کر رہی ہیں آپ ﷺ کی زندگی کے مختلف گوشے آپ کی مقدس ومطہر سیرت کا ذکر ہو رہا ہے میرا پیغام یہ ہے کہ اپنی زندگیوں کے ہر پہلو کیلئے آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ کو مشعل راہ بنائیں۔ آپ ﷺ کا اللہ تعالیٰ سے کیسا تعلق تھا اس کی مخلوق سے کیسا تعلق تھا۔ دنیا میں آپ کس طرح رہے آپ کی زندگی کسی بھی طرح کے رسم ورواج اور تکلفات سے کیسی پاک تھی۔ ان سب چیزوں کو ذہن میں رکھنے سے آپ کی زندگیاں بھی ہلکی پھلکی اور آسان ہوسکتی ہیں۔ آپ کی ذات پاک نمونہ ہے تنگی میں رہنے والوں کیلئے بھی، اور نمونہ ہے راحت وآرام میں رہنے والوں کیلئے بھی۔ آپ ہمارے لئے نمونہ ہیں ان دینی مہمات کو سر کرنے کیلئے بھی جس کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں آپ کے کندھوں پر ڈالی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں یکدفعہ ایک انقلاب برپا کر دیا"۔ آپ کو بھی یہ ہتھیار استعمال کرنا ہے۔ دعائیں کریں تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کیلئے بھی، یہ محالات کا کام آسان کردے۔ اور اس کے فضلوں کو جذب کرنے کے قابل ہوں تب اس کے فضل بارش کی طرح آسمان سے نازل ہوں گے دعا کے بعد آپ نے محبت کے ہتھیار سے دلوں کو فتح کرنا ہے۔ اپنے دل کو بھی اور دوسروں کے دلوں کو بھی خدا تعالیٰ کی محبت کیلئے اس کے دین کی عظمت کا جھنڈا اگاڑنے کیلئے فتح کرنا ہے۔ یہ بہت عظیم الشان کام ہے لیکن آپ کیلئے اللہ تعالیٰ نے اسے آسان بنا دیا ہے اور صرف یہ شرط ہے کہ اپنے دلوں کو سیدھے کر کے حلیم اور مسکین بن کر خدا تعالیٰ کی مرضی کے آگے اپنی گردنیں ڈال دیں۔ پس اگر آپ نے دنیا کی تربیت کرنی ہے تو پہلے اپنی تربیت کریں اپنے آپ کو کانٹ چھانٹ کر کے جب نرم دل بنالیں گی تو آپ دوسروں کی تربیت کرنے والی بن سکیں گی۔ آپ اپنے بچوں کی محبت کے ساتھ تربیت کریں۔ ان کی عزت کریں۔ آپ کو لجنہ میں کام لینے کیلئے اور تربیت کے لئے بھی اسی بات کی ضرورت ہے۔ اپنی بات کو محبت ہمدردی اور نرمی کے ساتھ سمجھائیں۔ اور کامیابی کیلئے دعا میں بھی لگ جائیں ہمارے پیارے نبی ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سب جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنے فضل نازل فرمائے اور سب ممبرات کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ سب کو میری طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہنچے۔

والسلام　　خاکسار　　(مرزا مسرور احمد) خلیفۃ المسیح الخامس

پردا (چھتیس گڑھ) میں تربیتی اجلاس

مورخہ ۸ جولائی ۲۰۰۶ء کو بعد نماز عصر جماعت پردا میں زیر صدارت مکرم انیس احمد صاحب دانی صدر جماعت احمدیہ بسنہ پردا جلسہ کا آغاز ہوا۔ اس میں مکرم منظر الحسن صاحب معلم۔ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب معلم مکرم مامون احمد صاحب معلم عطاء النصیر دانی وشکیل احمد دانی طلباء جامعہ احمدیہ قادیان اور عزیز طاہر احمد دانی نے تلاوت نظم۔ تقاریر میں حصہ لیا۔ اور تربیت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ آخر میں خاکسار نے بعنوان خلافت خامسہ کی بابرکت تحریکات تقریر کی۔ اس کے بعد محترم صدر جلسہ کی تقریر ہوئی دعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ عورتوں کیلئے پردے کا انتظام کیا گیا تھا۔ ☆

چھتیس گڑھ کے پہلے مشن ہاؤس بیت العافیت میں وقار عمل

مورخہ ۹ جولائی ۲۰۰۶ء کو صبح ساڑھے آٹھ بجے سے ایک بجے تک نئے زیر تعمیر مشن ہاؤس بسنہ چھتیس گڑھ میں اجتماعی وقار عمل کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اس مشن کا نام ''بیت العافیت'' رکھا ہے یہ چھتیس گڑھ کا پہلا مشن ہاؤس ہے۔ اس وقار عمل میں محترم صدر صاحب بسنہ پردا کے علاوہ معلمین کرام خدام اطفال نے بھی جوش وخروش سے حصہ لیا اس کے بعد جماعت کی طرف سے دوپہر کو مشن ہاؤس میں احباب کی ضیافت کی گئی۔ اللہ پاک تمام داعی الی اللہ ومبلغین معلمین کرام کو مقبول خدمت کی توفیق عطاء کرے۔ آمین۔

(حلیم احمد سرکل انچارج بسنہ پردہ۔ چھتیس گڑھ)

ہبلی میں مسجد و مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد

ہبلی میں جماعت کی مسجد ومشن ہاؤس کی تعمیر کا آغاز مورخہ 22.7.06 کو بنیادی اینٹ رکھنے اور دعا کے ساتھ ہوا۔ جماعت کے ایک بزرگ حضرت صاحب منڈاسگر سابق صدر وزعیم انصار اللہ ہبلی نے پہلی اینٹ رکھی اسکے بعد علی الترتیب محترم مولوی کلیم خان صاحب مبلغ بنگلور، محترم مولوی محمود احمد صاحب مبلغ انچارج سرکل دیودرگ کے علاوہ جماعت ہبلی کے چند ایک احباب نے بھی بنیادی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔

اس کے بعد دعا کی گئی اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی، اللہ تعالیٰ اسکی جلد تکمیل کے معجزانہ اسباب پیدا فرمائے۔ مکرم میاں وسیم احمد صاحب ساگر (کرناٹک) اس میں خصوصی تعاون کر رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ۔ ہبلی جماعت کا قیام 1952 میں عمل میں آیا تھا۔ اب تک دار التبلیغ کیلئے کرایہ کی جگہ کو استعمال کیا جاتا رہا۔ اب پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دور میں اور حضور کی نظر کرم کے نتیجہ میں خدا نے جماعت کو ایک ذاتی مشن ہاؤس کی توفیق بخشی فالحمد للہ۔ مسجد نئے بس اڈہ کے قریب موزوں جگہ پر تعمیر ہو رہی ہے۔ صوبائی امیر کرناٹک محترم محمد شفیع اللہ صاحب بنگلور اور مقامی سرکل انچارج مبلغ محترم مظہر احمد وسیم اور تعاون کرنے والے احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ (عبدالحی کتور صدر جماعت احمدیہ ہبلی)

تربیتی اجلاس موتی ہاری سرکل

مورخہ 9.7.06 کو سرکل موتی ہاری کے ہیڈ کوارٹر میں نومبائعین ومعلمین کرام کا ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں محترم صوبائی امیر صاحب بہار اور مکرم سفیر احمد صاحب شمیم نائب ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم عادل حسین صاحب معلم اور خاکسار موتی ہاری پہنچے۔ اس اجلاس میں تقریباً 35 افراد شامل ہوئے۔

اجلاس کا آغاز محترم صوبائی امیر صاحب بہار کی زیر صدارت ہوا، تلاوت قرآن کریم ونظم کے بعد مکرم سید شکر اللہ صاحب سرکل انچارج موتی ہاری، مکرم نائب ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے تقریر کی۔ آخر میں مکرم صوبائی امیر صاحب بہار نے خطاب کیا اور نومبائعین ومعلمین کرام کو نظام جماعت کی پابندی کرنے اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی طرف متوجہ کیا۔ (محبوب حسن معلم وقف جدید بیرون پٹنہ بہار)

تربیتی اجلاس جماعت احمدیہ جگدیش پور سرکل موتی ہاری

مورخہ 2.7.06 کو موتی ہاری کی جگدیش پور جماعت میں ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں مکرم صوبائی امیر صاحب بہار اور مکرم عادل حسین صاحب معلم اور خاکسار شامل ہوئے، اجلاس کا آغاز مکرم صوبائی امیر صاحب بہار کی زیر صدارت ہوا تلاوت قرآن کریم نظم کے بعد مکرم سید شکر اللہ صاحب مبلغ وسرکل انچارج صاحب موتی ہاری نے تعارفی تقریر کی اس کے بعد مکرم صوبائی امیر صاحب نے نومبائعین سے خطاب کیا اور نظام جماعت کے متعلق تفصیلی روشنی ڈالی۔ اس کے بعد نومبائعین کو چائے ناشتہ کرایا گیا۔ اور اجلاس کا اختتام ہوا۔

(محبوب حسین معلم پٹنہ بہار)

جین دھرم لدھیانہ کے جلسہ میں جماعت احمدیہ کے نمائندگان کی تقاریر

مورخہ 21 مئی کو لدھیانہ میں جین دھرم کی طرف سے سرو دھرم سمیلن کا اہتمام کیا گیا۔ اس جلسہ میں ہر دھرم کے نمائندہ کو اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے اور اُن کے دھرم میں امن وشانتی کے قیام کیلئے جو تعلیم ہے بیان کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ اسلام کی نمائندگی میں جماعت احمدیہ کو تقریر کی دعوت دی گئی اور یہ درخواست کی گئی کہ کم از کم دو مقررین اسلام اور احمدیت کے بارہ میں روشنی ڈالیں۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق لدھیانہ کے ڈگری روڈ آتما پبلک سکول کے وسیع وعریض میدان میں شام 8 بجے جلسہ کا انعقاد ہوا جو رات 12 بجے تک جاری رہا۔ اس جلسہ میں پنجاب کے وزیر تعلیم بطور مہمان خصوصی شامل تھے۔

سکھ دھرم کی نمائندگی میں بابا دلجیت سنگھ جی اور ہندو دھرم کی نمائندگی میں آچاریہ مہاپر گیا، عیسائی دھرم کی نمائندگی میں متی جے کمار جی نے تقاریر کیں۔ جبکہ اسلام دھرم کی نمائندگی میں محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد اور محترم مولانا محمد حمید صاحب کوثر پرنسپل جامعہ احمدیہ نے تقاریر کیں۔ دونوں بزرگوں نے اسلام کی امن بخش تعلیم کو بہت ہی احسن اور مؤثر انداز میں مختلف مذاہب کے آئے ہوئے کثیر احباب کے سامنے پیش کیا جس سے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ عوام بہت محظوظ اور متاثر ہوئے۔

یوں معلوم ہوتا تھا کہ جلسے کا انعقاد صرف مذہب اسلام کی تعلیمات کو پیش کرنے کیلئے ہی کیا گیا تھا کیونکہ جماعت کے نمائندگان کی تقاریر بیحد پسند کی گئیں۔ آخر میں سماج رتن ہیرالال جین جی صدر جین دھرم پنجاب نے تمام افراد کا شکریہ ادا کیا۔

یگ درشٹی امرتسر کی طرف سے منعقدہ تقریب میں احمدی نمائندہ کی تقریر

مورخہ 18 جون 2006ء کو امرتسر کے درگیانہ مندر کی گراؤنڈ میں سکھ دھرم کے ادارہ یگ درشٹی کی طرف سے ایک جلسہ کا انعقاد کیا گیا اس ادارہ کے صدر راجیش شکلا جی جھانسی یوپی سے ہیں جبکہ سرپرست بابا دلجیت سنگھ جی ہیں جلسہ میں پنجاب کے علاوہ یوپی، راجستھان، ہریانہ کی معزز شخصیات بھی شامل ہوئیں۔ ادارہ کی طرف سے قریباً ایک ہزار اپاہج افراد کو سائیکلیں اور دیگر جسمانی مصنوعی اعضاء مہیا کئے گئے اس موقع پر جماعت احمدیہ کو بھی بالخصوص شرکت کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ مرکز قادیان سے محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم چوہدری عبد الواسع صاحب نائب ناظر امور عامہ نے شرکت کی۔ جماعت احمدیہ کی نمائندگی میں مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم کو تقریر کا موقعہ ملا۔ موصوف نے اپنی تقریر میں قرآن مجید اور ''گورو گرنتھ صاحب'' کی تعلیمات کی روشنی میں خدمت انسانیت پر روشنی ڈالی اور جماعت احمدیہ کی خدمات کا بھی تفصیل سے ذکر کیا۔

جماعت کے نمائندہ کی تقریر کے بعد ادارہ کے صدر جو جھانسی سے تشریف لائے تھے نے فرمایا کہ ہم حیران ہیں اسلام کے اندر ایسی محبت اور پیار کی تعلیم ہے جو آج پہلی بار ہمیں سننے کو ملی ہے۔ سب سے آخر میں بابا دلجیت سنگھ جی نے بھی جماعت کا شکریہ ادا کیا اور جماعت کے نمائندہ کو سنمانت کرتے ہوئے سروپا سے نوازا۔

(دلاور خان قائد ایثار مجلس انصار اللہ بھارت)

۱۹واں صوبائی اجتماع مجلس انصار اللہ اڑیسہ

منعقدہ ۸۔۹ جولائی ۲۰۰۶ بمقام پنکال

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ۸۔۹ جولائی کو صوبائی اجتماع اڑیسہ بمقام پنکال زیر اہتمام مجلس انصار اللہ پنکال بخیر وخوبی منعقد ہوا۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کا تیسرا زونل اجتماع بھی ۸۔۹ جولائی کو پنکال میں ہی منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر انصار اللہ کی ۱۳ مجالس کے نمائندگان نے شرکت کی۔ ہر مجلس سے کافی تعداد میں انصار تشریف لائے ہوئے تھے۔ یہ نہایت خوشی ومسرت کی بات ہے کہ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت اور مکرم مظفر احمد صاحب ناصر قائد تعلیم وسپرنٹنڈنٹ بورڈنگ جامعہ احمدیہ قادیان نیز مکرم سید تنویر احمد صاحب ایڈوکیٹ ناظم وقف جدید قادیان ونگران تربیت اڑیسہ بھی اجتماع کے لئے تشریف لائے۔ مہمانوں کے قیام وطعام نیز اجتماع کے دیگر انتظامات میں اراکین مجلس انصار اللہ پنکال نے ہر طرح تعاون کیا اور دن رات محنت کر کے اجتماع کو کامیاب بنایا۔ اسی طرح اجتماع کے پروگراموں میں حصہ لیکر کامیاب کیا الحمد للہ۔ اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں مکرم ناظم صاحب انصار اللہ اڑیسہ ونائب ناظم صاحب اڑیسہ کی راہنمائی بھی شامل حال رہی۔ حسب پروگرام اجتماع کی کاروائی نماز تہجد سے شروع ہو کر رات قریباً ۱۰ بجے اختتام پزیر ہوتی باوجود بے حد مصروفیت کے مکرم امیر صاحب صوبہ اڑیسہ بھی آخری دن ہماری حوصلہ افزائی کے لئے تشریف لائے اللہ تعالیٰ کا فضل ورحمت کا نشان اس طرح پر بھی رونما ہوا کہ چونکہ یہ بارش کا موسم ہے اور اجتماع سے قبل متواتر بارش ہو رہی تھی لیکن اجتماع سے ایک دن قبل موسم خوشگوار ہو گیا۔ نہ مہمانوں کو کوئی دشواری ہوئی اور نہ انتظامیہ کو اور اجتماع کے اختتام ومہمانوں کی روانگی کے بعد پھر بارش شروع ہو گئی۔ پس اللہ تعالیٰ نے جہاں مجلس انصار اللہ پنکال کو صوبائی اجتماع کے انعقاد کی سعادت عطا فرمائی وہاں اس نے اپنے فضل وکرم کے ساتھ تائید ونصرت بھی فرمائی اور ہماری امید سے بڑھ کر یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام شرکا اجتماع کو اپنے بے شمار فضل وکرم سے نوازے۔ دین ودنیا میں ترقی وکامیابی عطا فرمائے اسی طرح ہماری حقیر خدمات کو بھی شرف قبولیت عطا فرمائے۔ (شرافت احمد زعیم انصار اللہ پنکال)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16008 :: میں سی جی ناظر احمد ولد سی پی کنہی کویا قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن کلپنی ڈاکخانہ کلپنی ضلع لکشدیپ صوبہ لکشدیپ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 24.10.04 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ والدین وفات پاگئے ہیں ترکہ میں کوئی جائیداد نہیں ملی اور خاکسار نے اپنی کمائی میں سے کالیکٹ میں 12 سینٹ زمین اور ایک ذاتی گھر بنایا ہے اس کی اندازاً قیمت 620,000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 12700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد سی جی جمال الدین العبد سی جی ناظر احمد گواہ شد سی جی عبداللہ کویا

وصیت 16034 :: میں سکینہ الہ دین زوجہ سلطان احمد الہ دین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال تاریخ بیعت 1989ء ساکن سکندر آباد ڈاکخانہ سکندر آباد ضلع سکندر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17.7.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 50 ہزار روپے وصول کر چکی ہوں۔ زیور طلائی ایک سیٹ ہار کانٹے اور کڑا ۲۲ کیرٹ ۵ تولہ -/30500 متفرق زیورات طلائی ۲۲ کیرٹ ایک تولہ 6000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی ہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت جولائی 2005ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ سلطان احمد الہ دین الامۃ سکینہ الہ دین گواہ حافظ صالح محمد الہ دین

وصیت 16035 :: میں طیبہ طاہر زوجہ طاہر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن سکندر آباد ڈاکخانہ سکندر آباد ضلع سکندر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17.7.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے حق مہر بذمہ خاوند 21000 روپے۔ طلائی ایک سیٹ کانٹے 29.300 گرام، ۲۲ کیرٹ طلائی ایک سیٹ ہار کانٹے 15.050 دو چوڑیاں و ہار -/100.00 پانچ جوڑی بالیاں اور پانچ انگوٹھیاں 45.400g دو پینڈینٹ 12.400g ایک چین و ٹاپس ایک جوڑی 21.900g تین چھوٹی بالیاں 4.350g کل وزن زیور طلائی 28.410g کل قیمت زیور طلائی 1,37,000 روپے۔ زیور نقرئی 41 تولہ 90 روپے فی تولہ، میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ طاہر احمد الامۃ طیبہ طاہر گواہ مہر الدین

وصیت 16036 :: میں طاہر احمد ولد مہر دین قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن سکندر آباد ڈاکخانہ سکندر آباد ضلع سکندر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17.7.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زمین تین ایکڑ مشترکہ واقع سکندر آباد۔ 400 گز زمین مشترکہ واقع سکندر آباد۔ 3000 گز زمین مشترکہ واقع سکندر آباد۔ 1200 گز زمین مشترکہ واقع سکندر آباد۔ دو ایکڑ اراضی مشترکہ واقع سکندر آباد میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ جاوید اقبال چیمہ العبد طاہر احمد گواہ مہر الدین

وصیت 16037 :: میں قمر بانو زوجہ اعجاز احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال پیدائشی احمدی ساکن سکندر آباد ڈاکخانہ سکندر آباد ضلع سکندر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17.7.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر دو ہزار روپے وصول شدہ۔ زیورات طلائی ۲۲ کیرٹ ۵ تولہ تیس ہزار روپے۔ (ہار کانٹے چوڑیاں لچھا) زیور نقرئی دو تولہ۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 350 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مہر الدین الامۃ قمر بانو گواہ وسیم احمد

وصیت 16038 :: میں حافظ عبدالشکور معلم وقف جدید بیرون ولد حافظ محمد اسماعیل قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 21 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن پالاکرتی ڈاکخانہ پالاکرتی ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 18.7.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کوئی متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2815 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ جلال الدین نیّر العبد حافظ عبدالشکور گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 16039 :: میں مصلحہ رشید زوجہ پی ایم محمد رشید قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن سکندر آباد ڈاکخانہ سکندر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 17.7.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند نو ہزار روپے تھا جو وصول کر چکی ہوں۔ زیور طلائی 176.000 گرام ۲۲ کیرٹ 17 تولے چھ صد ملی گرام۔ ہار کانٹے چوڑیاں اور کڑے شامل ہیں۔ فی تولہ چھ ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت جولائی ۰۵ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی ایم محمد رشید الامۃ مصلحہ رشید گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 16040 :: میں یاسمین امۃ القدوس زوجہ سلیم احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن سکندر آباد ڈاکخانہ سکندر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.7.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر گیارہ ہزار روپے۔ زیور طلائی ۲۲ کیرٹ ۲۱ تولے چھ ہزار فی تولہ کل قیمت 1,26,000 روپے ہار نیکلس۔ لچھا۔ دو چین۔ انگوٹھیاں۔ کانٹے وغیرہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اگست ۰۵ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ سلیم احمد الامۃ یاسمین امۃ القدوس گواہ مہر الدین

وصیت 16041 :: میں محبوب حسن ولد محمد یونس قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال تاریخ بیعت 15.6.97 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 18.7.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2923 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید آفتاب احمد نیر العبد محبوب حسن معلم گواہ شیخ ہارون رشید

معاصرین کی آراء

کوئی حد ہے گرفتاریوں کی؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ ۱۱ جولائی کے بم دھماکوں کی تفتیش اور مجرموں کو گرفتار کرنے کی چنوتی اس وقت پولیس کیلئے سب سے بڑی چنوتی ہے اور محکمہ پولیس اپنی اس ذمہ داری کو پورا کرنے کیلئے دن رات ایک کئے ہوئے ہے۔ اس ضمن میں ہم نہیں سمجھتے کہ کسی بھی ذی ہوش کو مجرموں کی شناخت اور اُن کی گرفتاری کے سلسلہ میں کوئی اعتراض ہوسکتا ہے۔ ۱۱ جولائی کے دھماکوں کے ذریعہ دوسو سے زائد افراد کی جان لینے اور کئی سو افراد کو شدید زخمی کردینے والے شرپسندوں کو قرار واقعی سزا ملنی چاہئے جس کیلئے ان کا گرفتار کیا جانا ضروری ہے۔ گرفتاری دو طریقوں سے ممکن ہوسکتی ہے۔ خفیہ اطلاعات پر پولیس کی مستعدی اور شہریوں کے تعاون سے جہاں تک پولیس کی مستعدی کا تعلق ہے ہمارے خیال میں پولیس اس میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کررہی ہے۔ جہاں تک شہریوں کے تعاون کا تعلق ہے اس کا اعتراف خود محکمہ پولیس کرے گا کہ دھماکوں کے سلسلے میں جہاں جہاں بھی پوچھ تاچھ ہورہی ہے اور جہاں جہاں بھی مشتبہ افراد کو تحویل میں لیا جارہا ہے شہریوں کا بھرپور تعاون پولیس کو حاصل ہورہا ہے۔ اس کے باوجود اگر مجرموں تک رسائی نہیں ہوسکی ہے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ ریاستی اور مرکزی شعبہ ہائے سراغرسانی نیز مجرمانہ سرگرمیوں کو دبانے اور کچلنے کا وسیع تجربہ رکھنے والے سابق پولیس اور انٹیلی جنس افسران سرجوڑ کر بیٹھیں اور مسئلہ کا حل تلاش کریں۔ دھماکوں کو تین ہفتے سے زیادہ کا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی اگر کوئی سراغ نہیں مل پارہا ہے تو اس کیلئے انتظامیہ کو اپنا لائحہ عمل تبدیل کرنا ہوگا اس کے بغیر معمہ کو حل کرنے کی کوشش تضیع اوقات ثابت ہوسکتی ہے۔

انتظامیہ کو اپنا لائحہ عمل اس لئے بھی تبدیل کرنا چاہئے کہ اب تک کی اندھا دھند گرفتاریوں سے کوئی اہم سراغ ملنے کی بجائے شہریوں بالخصوص مسلم شہریوں کے اضطراب اور بے چینی میں اضافہ کے علاوہ کچھ نہیں ہوا ہے۔ اوّل تو بم دھماکوں کیلئے ایک ہی فرقے کے لوگوں پر نظر رکھنے کی کوئی خاص وجہ سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔ اگر اہم سراغ اور شواہد مل گئے ہوتے جن سے مسلم نوجوانوں کے ملوث ہونے کی کسی نہ کسی درجے میں توثیق ہوتی تو ایک درجن نہیں دس درجن نوجوانوں کو حراست میں لیا جاسکتا تھا اس پر کسی کو اعتراض بھی نہ ہوتا۔ لیکن سراغ اور شواہد کی عدم موجودگی میں محض شک کی بنیاد پر روزانہ دس بیس افراد سے پوچھ تاچھ اور چند ایک کا تحویل میں لیا جانا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اس سے مسلمانوں میں بے چینی تو پیدا ہوئی ہی ہے ان میں مظلومیت کا احساس بھی پیدا ہوگا جو کسی بھی حکومت کو زیب نہیں دیتا۔ یہ احساس شہری آزادی کا دشمن ہے جو اہم ترین بنیادی حقوق میں سے ایک ہے۔ آج مسلم محلوں میں جس طرح کی سراسیمگی پائی جارہی ہے اُس پر شہری آزادی کے جزوی طور پر سلب کرلئے جانے کا لیبل بآسانی چسپاں کیا جاسکتا ہے۔ ہر شخص محسوس کررہا ہے کہ نہ جانے اُس کے محلے میں کب کسے تحویل میں لے لیا جائے۔ چونکہ یہ مشق بھی ضروری تھی اس لئے ابتدائی گرفتاریوں پر کسی نے نکتہ چینی نہیں کی لیکن اب جبکہ کم و بیش ایک درجن افراد گرفتار کئے جاچکے ہیں اور کئی سو افراد سے پوچھ گچھ ہوچکی ہے انتظامیہ کو خود اپنا احتساب کرنا چاہئے کہ وہ بم دھماکوں کی تفتیش میں کہاں پہنچا ہے۔ کیا اُسے کوئی اہم نتیجہ اخذ کرنے کیلئے ضروری شواہد حاصل ہوچکے ہیں۔ اگر نہیں تو کیا اب تک کی مشق جاری رکھنے سے کوئی نتیجہ برآمد ہوسکتا ہے؟

جہاں تک صرف مسلمانوں کی گرفتاری اور انہی سے پوچھ گچھ کا سوال ہے ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں کہ محض شک کی بنیاد پر آگے بڑھنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اگر اس سے تفتیش میں کوئی اہم پیش رفت ہوگئی ہوتی تو اسی سلسلے کو جاری و ساری رکھنے پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا تھا لیکن ایسے حالات میں جب پولیس خود اعتراف کررہی ہو کہ اسے کوئی اہم سراغ نہیں ملا ہے تو بہت ضروری ہے کہ تفتیش کے طریق کار اور لائحہ عمل پر نظر ثانی کی جائے۔ اس سے اقلیتوں کا یہ احساس بھی ختم ہوسکے گا کہ پولیس انہیں اور اُن کے محلوں کو ٹارگیٹ کررہی ہے۔ ☆

اسرائیلی حکومت نے جان بوجھ کر لبنان کے معصوم شہریوں پر حملہ کیا

ہیومن رائٹس واچ کی تنقید

اسرائیلی فوج نے جان بوجھ کر لبنان کے شہریوں پر بم برسایا ہوگا اور اس کے کئی حملے جنگی جرائم ہیں۔ اس کا انکشاف آج امریکہ میں حقوق انسانی گروپ ہیومن رائٹس واچ (ایچ آر ڈبلیو) نے کیا ہے ہیومن رائٹس واچ نے آج کہا ہے کہ اسرائیل کا یہ کہنا بے جا ہے کہ حزب اللہ چھاپہ مار شہریوں کے درمیان چھپے ہوئے ہیں وہ حملہ آوروں اور شہریوں میں فرق کرنے میں ناکام رہا ہے اور اس کا کوئی جواز پیش نہیں کیا جاسکتا ہے حقوق انسانی گروپ نے آج ایک رپورٹ کے ساتھ اپنی ریلیز میں کہا ہے کہ بعض مواقع پر ایسا لگتا ہے کہ اسرائیلی فوج نے جان بوجھ کر شہریوں پر حملہ کیا ہے۔ ☆

ہندوستان کے مختلف صوبوں میں بارش اور سیلاب سے بھاری تباہی

مہاراشٹر کے اضلاع ناسک جلگاؤں۔ امراوتی۔ اورنگ آباد۔ ناگپور اور پونے میں بھاری بارش سے سینکڑوں اشخاص ہلاک ہوگئے اور حکام نے دو لاکھ اشخاص کو محفوظ مقامات پر پہنچایا مہاراشٹر کے قدرتی آفتوں پر کنٹرول پانے والے سیل کے افسر کے مطابق 3419 متاثرہ دیہات سے 277393 اشخاص کو نکالا گیا۔ فوجی ہیلی کاپٹروں نے اڑانیں بھریں اور سیلاب میں پھنسے لوگوں کو راحت پہنچائی۔

ناسک میں زمین دھنسنے سے قریب 700 لوگ پھنس گئے شدید بارشوں کی وجہ سے مہاراشٹر اور گجرات کے کئی علاقے پانی میں ڈوب گئے۔ دکنی گجرات کے شہر سورت میں روزمرہ کی زندگی ٹھپ ہوکر رہ گئی۔ نشیبی علاقوں میں پانی کی سطح بڑھ گئی اور کئی نئے علاقوں میں بھی سیلاب آگیا۔ شہر اور آس پاس کے ساٹھ دیہات میں پانی کی سطح بلند ہوگئی فوجی ہیلی کاپٹر اور کشتیاں سیلاب میں پھنسے ہزاروں لوگوں کی مدد کیلئے کام کرتے رہے۔ سورت کے متاثرہ علاقوں میں کوئی تین لاکھ سے زیادہ لوگوں کو نکالا گیا۔ ان میں سے کم سے کم 1.9 لاکھ لوگوں کو سورت کے زیادہ محفوظ علاقوں میں منتقل کیا گیا شہر میں اشیاء ضروریہ کی قلت ہوگئی اور ان کی قیمتوں میں بھاری اضافہ ہوگیا۔ جل گاؤں میں ۲۲ ہلاک ہوگئے اور پندرہ ہزار لوگوں کو محفوظ مقامات کی طرف منتقل کیا گیا۔ ممبئی اور مہاراشٹر کے دوسرے حصوں میں موسلا دھار بارش سے لگاتار کئی دن تمام زندگی ٹھپ رہی مہانگر ممبئی کے کئی علاقوں میں سیلاب کا منظر پیدا ہوگیا ہے۔ لوگ کام کاج کیلئے باہر نکلے تو سڑکوں پر انہیں سیلاب کا نظارہ نظر آیا۔ سڑک ریل اور ہوائی ٹریفک بھی بری طرح متاثر رہی۔ مکھیہ منتری ولاس راؤ دیشمکھ نے شہر کے کئی نشیبی علاقوں کا دورہ کرکے صورت حالت کا جائزہ لیا۔

صوبہ آندھرا کے دریائے گوداوری کے کنارے آباد سینکڑوں دیہات بری طرح سے سیلاب کی زد میں آگئے پانی میں پھنسے ہوئے لوگوں کو محفوظ مقامات تک پہنچانے کیلئے بحریہ کے ہیلی کاپٹر اور جدید مشینی کشتیوں کو لگایا گیا بھاری بارش کی وجہ سے ہر جگہ پانی ہی پانی نظر آرہا تھا۔ صوبہ میں کم سے کم سو سے زیادہ لوگ مارے جاچکے ہیں۔ مشرقی اور مغربی گوداوری اضلاع کے لگ بھگ تین سو دیہات پانی میں ڈوب گئے ہزاروں لوگ بے گھر ہوگئے اور کافی بیوپار برباد ہوگئے۔ مشرقی گوداوری مغربی گوداوری کھمّا اور عادل آباد ضلع میں ہزاروں لوگ پانی میں پھنسے رہے۔ دریں اثنا آندھرا پردیش سے تعلق رکھنے والے راجیہ سبھا کے اراکین نے حکومت سے آندھرا پردیش کرناٹک اور گجرات کے سیلاب کو قومی آفت قرار دینے کا مطالبہ کیا ہے صوبہ میں سینکڑوں گاؤں ڈوب گئے سینکڑوں افراد ہلاک ہوگئے اور ہزاروں ایکڑ زمین پر کھڑی فصلیں تباہ ہوگئیں۔

مردان میں 100 افراد سیلاب میں بہہ گئے

پاکستان کے صوبہ سرحد کے ضلع مردان میں حالیہ بارشوں اور سیلاب کے باعث ایک پل منہدم ہونے سے کم از کم 100 افراد پانی میں بہہ گئے 32 لاشوں کو نکالا جاچکا ہے۔ حکومت نے ہنگامی حالات کا اعلان کرکے فوج طلب کی۔ ضلعی ناظم حمایت اللہ مایار نے بتایا کہ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب مردان شہر میں واقع کلپانی نامی نالے میں بارشوں کی وجہ سے اچانک شدید طغیانی آگئی جس کی وجہ سے مردان شہر کو پار ہوتی سے ملانے والے شگو پل کا ایک حصہ پانی میں بہہ گیا۔ پولیس کے مطابق جس وقت پل ٹوٹا اس وقت وہاں درجنوں افراد کھڑے تھے جو پل بیٹھنے کے ساتھ ہی سیلابی پانی میں بہہ گئے۔ ☆

بنگلہ دیش القاعدہ کا نیا ٹھکانہ، امریکہ کا الزام

امریکہ نے الزام لگایا ہے کہ بنگلہ دیش میں مذہبی بنیاد پرستی بڑھنے اور القاعدہ اور پاکستان کی خفیہ ایجنسیوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے یہ ملک دہشت گردی کے نئے مرکز کے روپ میں ابھر کر سامنے آرہا ہے اور اس ملک سے ہندوستان اور جنوب مشرقی ایشیاء میں دہشت گردانہ سرگرمیوں کو چلایا جارہا ہے۔ ☆

پاکستانی اسمبلی کے ہر رکن پر سالانہ ایک کروڑ روپے خرچ ہوتے ہیں

کیا شراب کا کاروبار کرنے والا کوئی شخص پاکستان میں پارلیمانی رکن بن سکتا ہے۔ مسلم لیگ (نواز) کے ایک رکن کے اس سوال پر کسی نے کوئی جواب نہیں دیا تو قومی اسمبلی کے ایوان زیریں میں جہاں وزراء اور اراکین اسمبلی کی تنخواہوں اور مراعات کا چرچا ہو رہا تھا وہیں ایک میخانے اور صحافیوں کو ''لفافے'' ملنے کے الزامات پر بھی خاصہ شور مچا۔ اقلیتی رکن ایم پی بھنڈارا (مسلم لیگ) پر متحدہ مجلس عمل کے رہنما حافظ حسین احمد نے شراب چلانے کا الزام لگاتے ہوئے اسے بند کرنے کا مطالبہ کیا۔

بی بی سی کے مطابق مسٹر بھنڈارا نے چند روز قبل یہ اعتراض کیا تھا کہ 342 رکنی قومی اسمبلی کے ہر رکن پر سالانہ ایک کروڑ روپے خرچ ہوتے ہیں جبکہ ایوان کی کارکردگی اس کے مقابلے میں کم ہے۔ مسٹر بھنڈارا کی فراہم کردہ معلومات کی بنیاد پر بعض صحافیوں نے خاصی تنقید بھی کی تھی۔ پارلیمانی امور کے وزیر شیر افگن نیازی نے مسٹر بھنڈارا کے دعوے کو غلط قرار دیا اور جب مسٹر بھنڈارا نے فی رکن اسمبلی ایک کروڑ روپے کے اخراجات کی وضاحت کرنی چاہی تو سپیکر نے انہیں سختی سے منع کردیا۔ ☆

تحریک جدید کے شیریں ثمرات

عرصہ قریب اسی سال قبل سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ''تحریک جدید'' کے ذریعہ اکناف عالم میں تبلیغ واشاعت دین کی جو داغ بیل رکھی تھی وہ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید ونصرت سے آج ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ نظام خلافت کے زیر سایہ بسرعت نشو نما پانے والے اس شجر سایہ دار کی شاخیں کتنے شیریں، لذیذ اور خوشنما پھلوں سے لدی ہوئی ہیں؟ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دلپذیر خطاب بر موقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ 2005ء کے حوالے سے ملاحظہ کیجئے۔

۱۔ دُنیا کے 181 ممالک میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

۲۔ 1984 سے لیکر اب تک 13 ہزار 776 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔

۳۔ گیارہ ہزار 695 مساجد اماموں اور مقتدیوں سمیت عطا ہوئی ہیں۔

۴۔ دعوت الیٰ اللہ کے مراکز کی کل تعداد 1587 ہو گئی ہے۔

۵۔ قرآن کریم کے مطبوعہ تراجم کی کل تعداد 60 (زبانوں میں) ہو گئی ہے۔

۶۔ اسلامی اصول کی فلاسفی 53 زبانوں میں چھپ چکی ہے۔

۷۔ جماعت کے تعارف کیلئے 257 نمائشوں اور 2755 بک فیئرز کے ذریعے 24 لاکھ افراد تک جماعت کا پیغام پہنچایا گیا۔

۸۔ آٹھ ممالک میں کام کرنے والے رقیم پریس کے ذریعے 2 لاکھ گیارہ ہزار لٹریچر شائع ہوا۔ افریقن ممالک سے 309500 کتب شائع ہوئیں۔ انٹرنیٹ پر 13 کتب اور پمفلٹ دئے گئے۔ عربی زبان میں جماعت کی پہلی ویب سائٹ شروع ہوئی۔

۹۔ مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ کے 12 ممالک میں 37 ہسپتال وکلینک اور 465 اسکول کام کر رہے ہیں۔

۱۰۔ ایم ٹی اے کے علاوہ دیگر چینلوں پر 1086 ٹی وی پروگرامز کے ذریعہ 805 گھنٹے کا جماعت کو وقت ملا۔ یہ پروگرام ۷ کروڑ سے زائد افراد نے دیکھے۔ ایم ٹی اے کی نشریات اب موبائل فون پر بھی دستیاب ہیں۔ احمدیہ ویب سائٹ 22 لاکھ افراد نے دیکھی۔

۱۱۔ افریقہ میں چالیس ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا۔ ۳ لاکھ سے زائد لوگوں کو خوراک مہیا کی گئی۔

۱۲۔ ۵۵ ممالک میں ہومیو پیتھی کے ۶۵۰ سے زائد کلینک قائم ہیں۔

۱۳۔ امسال بیعتوں کی کل تعداد 2 لاکھ نو ہزار سات صد ننانوے ہوئی۔

۱۴۔ نظام وصیت میں شامل ہونے کیلئے ۱۵ ہزار احباب کی تحریک کے مقابلے پر 16 ہزار 148 افراد نے وصیت کی درخواستیں جمع کرادی ہیں۔

۱۵۔ ہیومنٹی فرسٹ کے ذریعے سونامی سے متاثر افراد کیلئے ۹ لاکھ ڈالرز اکٹھے کئے گئے اور متاثرین کے لئے خوراک ادویات کپڑے اور بستر کا انتظام کیا گیا۔ (بحوالہ الفضل ۱۵ اگست ۱۹۰۵ء)

معاندین احمدیت کی تمام تر ناپاک کوششوں کے باوجود جماعت احمدیہ پر موسلا دھار بارش کی مانند نازل ہونے والے یہ آسمانی افضال وانعامات بلاشک سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت وحقانیت اور تحریک جدید کے مؤید من اللہ آسمانی تحریک ہونے کا بین ثبوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجاہدین تحریک جدید کو اپنی قربانیوں کے معیار میں بتدریج اضافہ کرنے اور پہلے سے بڑھ کر افضال وانعامات الٰہی کے مورد بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

فہرست نماز جنازہ حاضر وغائب

بتاریخ 17 اگست 2006 قبل نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے درج ذیل تفصیل کے ساتھ نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:: مکرم سردار رفیق احمد صاحب (انسپکٹر بیت المال یوکے) مختصر علالت کے بعد برین ہیمرج کی وجہ سے ۱۵ اگست کو بعمر ۶۷ سال لندن میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو نصرت جہاں سکیم کے تحت ۱۶ سال احمدیہ سکول Sonyea Town لائبیریا میں بطور پرنسپل خدمت کا موقعہ ملا۔ 1989ء میں یوکے آئے اور یہاں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ چند سالوں سے آپ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے شعبہ ترسیل ڈاک میں بھی خدمت بجالا رہے تھے۔ آپ کامیاب داعی الی اللہ بھی تھے اور اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب:: مکرم بشیر احمد صاحب ناصر (کارکن امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ) کیم مئی 2006 کو بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم ایک دیرینہ خادم سلسلہ تھے اور تادم واپسیں جماعتی خدمات میں مصروف رہے۔ محلہ میں مختلف عہدوں پر جو بھی جماعتی خدمت سپرد کی جاتی رہی اسے بطریق احسن سرانجام دیتے رہے اور مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

۲۔ مکرمہ سیدہ فرخندہ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب آف واہ کینٹ) 25 جون 2006ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ موصیہ تھیں۔ واہ کینٹ میں جماعت تشکیل پانے کے بعد وہاں کی پہلی صدر لجنہ بنیں اور مسلسل 21 سال تک صدر لجنہ واہ کینٹ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ نہایت نیک اور خلافت سے بے انتہا عشق رکھنے والی بزرگ خاتون تھیں۔ آپ مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب چیئرمین ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی والدہ تھیں۔

۳۔ مکرم ڈاکٹر مبین الحق خان صاحب ابن مکرم شمس الحق خان صاحب مرحوم تین ماہ سے زائد عرصہ جگر کے عارضہ سے بیمار رہنے کے بعد شیخ زاید ہسپتال لاہور میں مورخہ ۷ جولائی ۲۰۰۶ء کو بعمر ۵۲ سال وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت ملنسار بے نفس، مہمان نواز، جماعت سے محبت اور خلافت سے اخلاص کا تعلق رکھنے والے وجود تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں شامل ہیں۔

۴۔ مکرم طیب عرفان بلوچ صاحب ابن مکرم مولوی خان محمد صاحب مرحوم 26 مئی 2006 کو 37 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم پرجوش داعی الی اللہ تھے اور جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ ضلعی عاملہ کے ممبر بھی رہے۔ دو دفعہ جماعتی مخالفت کی وجہ سے ان پر مقدمات قائم ہوئے اور ایک دفعہ ان پر فائرنگ کر کے مارنے کی کوشش بھی کی گئی۔

۵۔ مکرم صدیق ٹی کے صاحب جنرل سیکرٹری وسیکرٹری مال کیرلہ انڈیا 21 مئی کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم موصی تھے اور بہت نیک اور خوش مزاج طبیعت کے مالک تھے۔ انکی مالی قربانیاں قابل قدر ہیں۔ اپنی اور دیگر علاقوں کی مساجد کی تعمیر میں دل کھول کر چندہ پیش کیا کرتے تھے۔ اسی طرح غریبوں اور ضرورت مندوں کا بھی خیال رکھتے اور بلا امتیاز ان کی مدد کرتے تھے۔

۶۔ مکرمہ زینب بی بی صاحبہ والدہ مکرم ماسٹر عبد الغفور صاحب اپنے بیٹے مکرم ماسٹر عبد الغفور صاحب کی وفات کے دو دن بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں اور شدید مخالفت کے باوجود آخر دم تک احمدیت پر قائم رہیں۔

۷۔ مکرم ماسٹر عبد الغفور صاحب آف چک نمبر ۱۸ ایم بی ضلع خوشاب آسمانی بجلی گرنے کی وجہ سے ۸ مئی کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نیک اور مخلص باوفا انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے انکے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔ ☆

دُعا کی درخواست

میری بیٹی عزیزہ راحیلہ نصرت (حنا) متعلمہ نویں جماعت سنگھا متراہائی سکول ظہیر آباد نے امسال ضلعی سطح پر منعقدہ سائنسی امتحان میں سیکنڈ انعام حاصل کیا ہے۔ اس طرح کی نمائش ضلعی سطح پر ہر سال میں ایک مرتبہ منعقد کی جاتی ہے عزیزہ کی مزید کامیابیوں اور روشن مستقبل کیلئے قارئین سے خصوصی دُعا کی درخواست ہے (اقبال احمد ظہیر آباد آندھرا پردیش)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260

(M) 98147-58900

E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in

Mfrs & Suppliers of :

Gold and Diamond Jewellery

Lucky Stones are Available here

الیس اللہ بکاف عبدہ

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 بینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222, 2248-1652

2243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ ھِیَ الدُّعَاءُ

(نماز ہی دعا ہے)

منجانب

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز

الیس اللہ بکاف عبدہ

کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

فون 047-6213649

گولبازار ربوہ

047-6215747

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
Ibadrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 | Thursday | 17 August 2006 | Issue No. 33

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

یاد دہانی

اس جلسے پر جوکئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں

جلسہ سالانہ میں شمولیت کے فیوض و برکات پر مشتمل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بصیرت افروز نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۵ جون ۲۰۰۳ سے اقتباس

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا

اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ آج جماعت احمدیہ انگلستان اپنا 37 واں جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے، جو آج سے شروع ہو رہا ہے۔ خدا کرے کہ اس جلسہ کی روایات بھی ہمیشہ کی طرح وہی رہیں جو ایک سو بارہ سال قبل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جاری فرمائی تھیں۔ اور اس للّٰہی جلسے کو عام دنیاوی میلوں اور تماشوں سے الگ ایک ایسا جلسہ قرار دیا تھا جس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے۔ اس مختصر تمہید کے بعد اب میں آپ کے سامنے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چند ایسے ارشادات پیش کرتا ہوں جن میں ان جلسوں کی اغراض بیان فرماتے ہوئے ان کے انتظام اور ان میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خوانخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے“۔
(مجموعہ اشتہارات جلد نمبر ا صفحہ ۴۴۰)

آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ ”یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں“
(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۴۴۳)

آپؑ نے فرمایا:۔
”سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کیلئے بباعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کیلئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کیلئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کیلئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں“۔
(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳۰۲)

آپؑ مزید فرماتے ہیں: ”حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کیلئے اور دُعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کیلئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا...... اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی

> ”......اور کم مقدرت احباب کیلئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسے میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کیلئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دقت سرمایہ سفر میسر آجاوے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہوجائے گا“

روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے“۔
(آسمانی فیصلہ اشتہار 30 دسمبر 1891 روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۱۔۵۲)

پھر آپؑ نے فرمایا ”لازم ہے کہ اس جلسے پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں“۔
(اشتہار ۷ دسمبر 1892 مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳۴۱)

آپؑ فرماتے ہیں:۔
”......اور کم مقدرت احباب کیلئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسے میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کیلئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دقت سرمایہ سفر میسر آجاوے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہوجائے گا“
(مجموعہ اشتہارات جلد اول مطبوعہ لندن صفحہ 302-303)

آپؑ نے اسی بارہ میں مزید فرمایا ”ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کیلئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔ وہ پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اُکتائیں“

نیز فرمایا:
”جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا۔ اسے ڈرنا چاہئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دور پھینکنا چاہئے۔ میں نے بعض کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر کیوں حضرت صاحب کو تکلیف دیں۔ ہم تو نکمے ہیں یوں ہی روٹی بیٹھ کر کیوں توڑا کریں۔ وہ یہ یاد رکھیں کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان نے ان کے دلوں میں ڈالا ہے کہ ان کے پیر یہاں جمنے نہ پائیں“۔
(خط مولانا عبدالکریم صاحب ۶ جنوری ۱۹۰۰ مندرجہ الحکم جلد ۴ صفحہ ۶ تا ۱۱ ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۵۵)

الحمد للہ! کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ یہ پیاری جماعت اس عشق و محبت کی وجہ سے اور اس تعلیم اور تربیت کی وجہ سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری کی ہے آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایک تڑپ کے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہونے کی خواہش رکھتے ہیں لوگ۔ اور جہاں خلیفۃ المسیح موجود ہو وہاں تو وہ ضرور آنا چاہتے ہیں اور بڑی تڑپ کے ساتھ آتے ہیں بڑے اخراجات کر کے آتے ہیں۔ لیکن حالات کی وجہ سے باوجود خواہش اور تڑپ کے لاکھوں کروڑوں احمدی ایسے بھی ہیں جو پر شکستہ اور اپنی خواہشوں کو دبائے بیٹھے ہیں اور اس جلسہ میں شامل نہیں ہو سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ہم پر فضل اور احسان ہے کہ ایم ٹی اے جیسی نعمت ہمیں عطا فرمائی ہے اور آج دنیا کے کونے کونے میں احمدی گھر بیٹھے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ اور اس شکر کے ساتھ بے اختیار حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کیلئے بھی دعا نکلتی ہے جنہوں نے اس نعمت کو ہم تک پہنچانے کیلئے بے انتہا کوشش کی اور اس کو کامیاب کیا۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے اس محبت کے جذبے کو جو خدا رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وجہ سے جماعت کو خلافت سے ہے ہمیشہ قائم رکھے اور اس میں اضافہ کرتا چلا جائے۔ اس میں کبھی کمی نہ آئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کو خالصۃً للّٰہی جلسہ ہونے کی خواہش اور دُعا کی ہے جس میں ہماری روحانی اور علمی ترقی کی باتوں کے علاوہ تربیتی امور کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے۔ اور اس کا ایک بہت بڑا مقصد جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا آپس میں محبت و اخوت کا رشتہ قائم کرنا بھی ہے۔ ایک دوسرے کا خیال رکھنا اپنے بھائی کیلئے اگر ضرورت پڑے تو اپنے حق چھوڑنے کا حوصلہ رکھنا بھی آپس میں محبت و اخوت کو بڑھانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ گزشتہ خطبہ میں بھی میں نے اس طرف توجہ دلائی تھی کہ مہمانوں اور میزبانوں دونوں کو خوش خلقی اور خوش مزاجی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور اس کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ ایک دوسرے کی تکلیف کا خیال رکھنا چاہئے۔ اور اپنے اندر زیادہ سے زیادہ برداشت کا مادہ پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ کرے کہ یہ معیار پیدا ہو جائیں۔ ☆